



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۳ دسمبر ۱۹۹۸ء مطابق ۳۰ رمضان المبارک ۱۴۲۰ ہجری دروز جمعرات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز سلاؤت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲۔	وقضہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی ورخواستیں	۲۳
۴۔	تحریک التواء من جانب عبد الرحمن خان مندو خیل	۳۱
۵۔	زیر و آور	۳۷
۶۔	قرارداد من جانب عبد الرحمن خان مندو خیل	۴۳

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۹۸ء سلطان ۱۴۱۹ ہجری

در میسان البارک برداشت جمعرات وقت گیارہ جنوری کردار منٹ پر  
زیر صدارت جناب اپنیکر میر عبدالجبار خان اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اپنیکر : السلام علیکم

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ**

قُلْ يَا عَبْدِيَ الَّذِينَ أَشْرَقْتُ لَعَلَّكَ تُفْسِِّهِمْ لَا تَقْنَطُوا إِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ  
إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا تَمَّ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

ترجمہ - آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو۔ جنہوں نے اپنی جانوں پر زیارتی کی ہے۔ اللہ کی  
رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دے گا۔ بے شک وہ برا بختی والا ہے  
اور بپار حم کرنے والا ہے۔

جناب اپنیکر : جزاک اللہ سُمِّ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## وقہے سوالات

**مشریع عبدالرحیم خان مندو خیل :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی حکموں اور اس سے مسلک ملکہ جات، اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تا حال ملکہ متعاقب اور اس سے مسلک ملکہ جات، اداروں میں بھرتی کے لئے آفیسر ان، المکار ان کے نام و لدیت گرید، عمدہ، جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے نیز بھرتی کنندہ مجاز اتحار نی کا نام و عمدہ محمد بھرتی قانون و قواعد اور تشریف کی تفصیل بھی دی جائے۔

### وزیر مواصلات و تعمیرات:

جواب موصول نہیں ہوا

**جناب اسپیکر :** سوال نمبر ۲۶۶ کا جواب نہیں آیا ہے اور

**مشریع سعید احمد ہاشمی :** جناب والا اس سوال کے بارے میں عرض کروں اور یہ سوال ایس ایڈجی اے ڈی کے متعلق تھا انہوں نے تمام اہل کاروں کے بارے میں پوچھا تھا اسٹنے یہ سوال ہم نے ایس ایڈجی اے ڈی کو پہنچا دیا یعنی یہ اگر ہمارے ملکے کے بارے میں یہ جواب اگر اس وقت چاہتے ہیں تو جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

**جناب اسپیکر :** نہیں شاہ صاحب دیکھیں کہ آپ کے ملکے کے آج کے سوالات میں سے کسی سوال کا بھی جواب نہیں آیا

**سعید احمد ہاشمی** : اس سوال کے متعلق میں عرض کروں کہ اگر پڑھیں صوبائی مکملوں اور اس سے ملک یہ سوال ایس ایڈجی اے ڈی سے متعلق ہے کیونکہ انہیں ایڈور کس کا سوال نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر** : یہ سوال نہیں بنتا ہے اس نے جواب موصول نہیں ہوا ہے اس کا ہم سے تعلق نہیں ہے۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی** : یہ سوال ایس ایڈجی اے ڈی کو بھجوادیا ہے اور ہمارے مجھے سے متعلق کوئی سوال ہے تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

**جناب اسپیکر** : عبدالرحیم خان صاحب سوال آپ کا ہے جواب نہیں ہے فرماتے ہیں کہ یہ میرے مجھے سے متعلق نہیں ہے اس کا تعلق ایس ایڈجی ڈی سے ہے لہذا میں نے آپ کا سوال ایس ایڈجی ڈی کو بھجوادیا ہے

**عبدالرحیم خان مندو خیل** : جناب سوال یہ ہے کہ بھرتی ملکہ والے کرتے ہیں یا ایس ایڈجی اے ڈی والے کرتے ہیں اگر مجھے نے کی ہے تو یہ ان کا کام ہے یہ وہ یہاں بتائے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ واضح سا ہے اس کو پڑھیں کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء تھا اگست ۱۹۹۸ کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی مکملوں سے اور ان سے ملکہ مجھے جات اور وہ ملکہ پر پابندی عائد کی تھی یہ سوال ہے اس کا تعلق کس ایڈڈبلیو سے نہیں ہے اس کا تعلق ایس ایڈجی اے ڈی سے ہوا۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل** : نہیں جناب والا ہم نے یہ سوال ہر عنصerte لیا ہے وزارت خزانہ سے بھی کیا ہے وہ بھی آج آجائے گا

**جناب اسپیکر** : اپنے سوال کا ب جزو پڑھیں

**عبدالرحیم خان مندوخیل** : اگر جزو الف کا جواب اثبات مل ہے تو تمیں فروری ۷۱۹۹ء تا حال مکمل متعلقہ اور اس سے مسلک مکمل جات اور ازوں میں بھرتی کئے گئے افسران اہل کار ان کے نام و لدیت گرید عمدہ جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے نیز بھرتی کنندہ مجاز اتحاری کا نام عمدہ نفع بھرتی قانون قواعد و تشریکی تفصیل بھی دی جائے اب اس میں جناب والابات سید حسین صادقی ہے کہ مکمل نے بھرتی کیا وہ تمیں فروری ۷۱۹۹ء تا حال پابندی تھی یا نہیں تو آپ تمہے ہیں اپنیہ طور پر آپ کو پابندی کی اطلاع ملی ہے

**سعید احمد ہاشمی** : جناب اسپیکر من نے گزارش کی کہ میں اپنے مکمل سے متعلق جواب یعنی کو آج بھی تیار ہوں اگر آپ جزوی چاہتے ہیں تو جواب جزوی ہو گا میرے مکمل سے یہ سوال دوبارہ آئے گا پھر ایس ایڈجی اے ذی مفصل جواب دے گی سارے مکملوں کا۔

**جناب اسپیکر** : وہ اس سے متعلق یوں کہتے ہیں کہ کیا وزیر مواثیقات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ تمیں فروری سے اب تک بھرتی پر پابندی عائد تھی یہ درست ہے پہلی بات یہ جو آپ سے پوچھ رہے ہیں اگر بھرتی پر پابندی تھی تو کیا آپ نے اپنے مکمل میں بھرتی کی ہے یا نہیں یہ جواب ہے

**سعید احمد ہاشمی وزیر** : تو جناب اسپیکر پھر یہ سوال اس اجلاس میں دوبارہ دوسرے مکملوں سے متعلق نہیں آئے گا یہ بات ہے میں اనے مکمل کا جواب دے دیتا ہوں

**جناب اسپیکر** : تو آپ مرباٹی کریں اپنا جواب دیں تو جناب یہ پہلی کا طریقہ اختیار نہیں کرنا چاہئے وہ آر گو منٹ دے رہے ہیں

**سعید احمد ہاشمی** : اس کا جواب ایس ایڈجی اے ذی سے آرہا ہے تفصیل سے ہو گا

**عبدالرحیم خان مندوخیل** : وہ ہم علیحدہ مانگیں گے لیکن آپ کو اگر صوابی حکومت

نے آرڈر دیئے ہیں تو اس دوران بھرتی اپنے محکمے میں کے ہیں یا نہیں

**سعید احمد ہاشمی :** جناب میں تو سینٹر میر کی اطلاع کے لئے کہہ رہا ہوں کہ جب ایس ایڈجی اے ڈی کا جواب آئے گا اس میں ساری تفصیل ہو گی اگر آپ میرے محکمے سے چاہتے ہیں تو میں تیار ہوں تو اس دن جب یہ جواب آئے گا تو میں اپوز کروں گا کہ یہ سوال رہبہت یہاں حل مل ہو سکتا ہے۔

**جناب اسپیکر :** نہیں یہ تو پھر ان کی مرضی ہے آپ تو ان کی آسمانی فرمادی ہے ہیں اپنا جواب دے دیں۔

**سعید احمد ہاشمی :** جناب بھال تک ہمارے محکمے کا تعلق ہے تمیں فروری ۷۱۹۹ء تا حال مندرجہ ذیل اہل کاروں کو بھرتی کیا گیا ہے

**عبدالر حیم خان مندو خیل :** جناب یہ جو جواب پڑھ رہے ہیں یہ جواب ابھی تک ہمیں نہیں ملا ہے یہ آپ کو پسلے تیار کر کے ہمیں دینا چاہئے۔

**سعید احمد ہاشمی :** جناب یہ سوال ایس ایڈجی اے ڈی سے متعلق ہے اس نے تمام محکموں کے جواب دیئے ہیں ہم نے اپنا جواب ایس ایڈجی اے ڈی کو پھجوادیا ہے۔

**عبدالر حیم خان مندو خیل :** شکریہ

**جناب اسپیکر :** اگر لاسوال بھی عبدالر حیم خان مندو خیل صاحب کا ہے

**مسٹر عبدالر حیم خان مندو خیل :** کیا وزیر مفاہمات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۱۱۲ اگست ۷۱۹۹ء سے تا حال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام مسلک محکمہ جات / اداروں سے تباولہ شدہ آفیسر ان / ایکاران کے نام عمدہ گرید مقام تباول و مقام تعیناتی

محمد اور ضلع رہائش کیا ہے نیز مذکورہ تبادلہ شدہ آفیسر ان رہنمکاران اپنے سابقہ اسمیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے تفصیل دی جائے۔

**سعید احمد ہاشمی :** جواب صفحیم ہے امذ ۱۹۷۸ میں لا بزرگیر میں ملاحظہ فرمائیں

**جناب اسپیکر :** سوال نمبر ۵۷ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اس کے متعلق اگر کوئی ضمیم سوال ہے تو دریافت فرمائیں

**عبدالرحیم خان مندو خیل :** جناب ان کے محکمے میں جو تبادلے ہوئے ہیں یاد و سرے اس میں انہوں نے ایک عمل یہ کیا ہے کہ اوایس ڈی پر آپ نے افران کو رکھا ہے اور کافی وقت ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا جواز ہے یہ کیوں کیا ہے دو دو سال ہوئے ہیں اوایس ڈی ہیں  
**سعید احمد ہاشمی :** جناب یہ درست ہے کہ محکمے میں کوئی چونتیس افسرو ایس ڈی تھے اور اس کو دیکھتے ہوئے جو ہم نے کیم دسپر کو پوسٹ لگ اور رائنسفر کی ہے تو یہ چونتیس افسر جو تھے ان کو ہم نے مختلف جگہوں پر تعینات کیا ہے اور اس کی وجوہات میں نہیں بتا سکتا کیونکہ اس وقت یہ قلمدان میرے پاس نہیں تھا۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل :** چونکہ اب وزیر ہیں تو آپ سے یہ کہیں گے کہ اوایس ڈی کے متعلق آپ کی کیا پالیسی ہے ہم تو کہیں گے کہ آپ وزیر ہیں اور وزارت تو جاریہ عمل ہے۔

**جناب اسپیکر :** وزارت تو ہے آپ کے پاس آپ کی ذمہ داری ہے

**سعید احمد ہاشمی :** ہماری کوشش ہے کہ کسی پر کوئی چار جزو ہوں تو وہ اوایس ڈی نہ ہو اور اس وقت محکمے میں کوئی اوایس ڈی نہیں ہے

**جناب اسپیکر :** کوئی اوایس ڈی نہیں ہے

عبد الرحمن خان مندو خیل : آپ نے کچھ راستفر کے ہیں اتنا جلدی ۱۹۹۱ء میں ایک افسر کو کہیں لگایا ہے اس کی راستفر ہوئی اور ایک سال کے بعد پھر اس کا راستفر اس کی وجوہات کیا ہیں مثال کے طور پر اجیکٹ ڈائریکٹر سبی رکنی روڈ اس کو ایک سال میں آپ نے اس کو ادھر تبادلہ کدیا اسی طرح نمبر ۲ پر چیف انجینئر خصد ار اور پر اجیکٹ ڈائریکٹر سبی یہ کوئی غیر قانونی کام ہے آمدی کے لئے ہے سوال یہ ہے کہ سروں کے جو اصول ہیں ان اصولوں کے خلاصہ ایسا انعام کی صوت میں یہ چیزیں ہوتی ہیں۔

سعید احمد ہاشمی : جناب ان کا سوال یہ ہے کہ اتنے کم وقت میں ان کا تبادلہ کیوں کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہائی کورٹ نے اس بات کا نوٹس لیا تھا کہ کچھ عرصے سے لوگ اوائیں ڈی ہیں دوسرا یہ کہ سینارٹی کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے جب ہم نے اشور نس ہائی کورٹ کو دی کہ حکومت بلڈ پرست ان خود اپنے ان معاملات کو دیکھے تو جہاں تک ہمارے محکمہ کا تعلق تھا تو جب ہم نے سینارٹی لست دیکھی اور رحیم صاحب نے جن حضرات کو پوائنٹ کیا ہے ہماری لست میں سینٹر موٹ غفور بلوچ صاحب تھے میں انہیں وہ اوائیں ڈی تھے پچھیں سات انہیں سوتانوے سے غفور بلوچ صاحب کو ہم نے ایکٹنگ چیف انجینئر ڈی ائن لگادیا نا صریح صاحب میں انہیں میں پر نہ لگک انجینئر تھے پر اجیکٹ ڈائریکٹر سبی رکنی روڈ یہ نمبر دو پر سینارٹی میں آتے تھے تو ان کو ہم ایکٹنگ چیف انجینئر خصد ار لگادیا جس کا وہ حق رکھتے تھے اسی طرح محمد اسماعیل بڑی میں انہیں میں تھے چوتھے نمبر پر تھے سینارٹی لست میں ایکٹنگ چیف انجینئر خصد ارتھے ان کو ہم نے پر اجیکٹ ڈائریکٹر سبی رکنی پر رکھ دیا اور ایک چیف انجینئر کا سرکل ہمارے پاس اور آیا تو چار چیف انجینئر ہو گئے تو جہاں تک ان تباہلوں کا تعلق ہے اور اگر ت ہم نے شیور کا خیال نہیں رکھا وہ اس لئے کہ حق دار کو حق پہنچانے کے لئے عین سینارٹی لست کے متعلق کیا ہے اور اگر معزز رکن ہماری سینارٹی لست چاہیں تو ہم ان کو سینارٹی لست میا کر سکتے ہیں۔

میر محمد اسلم گچی : پوائنٹ آف آرڈر جناب میں اس وقت آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ

آج کے اجلاس میں صحافی حضرات واک آؤٹ کر چکے ہیں

جناب اپنیکر : صحافی حضرت کیوں واک آؤٹ کرے گئے ؟

میر محمد اسلم چھجھی : اس کے متعلق آپ کو انہوں نے لکھا بھی ہے کہ بلوچستان یونین جرنلٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ چوتھی دسمبر انہیں سوانح انوارے کے اجلاس سے صوبائی اسمبلی کے اجلاس سے واک آؤٹ کیا جائے عالمی واک آؤٹ جنگ گروپ آف نیوز پیپر کے خلف انتقامی کارروائی اور ایشین نیوز کے نیٹ ورک کے روپورٹر عرفان سعید کی در طرفی کے خلاف کیا جا رہا ہے۔

جناب اپنیکر : اس کے متعلق میں آپ سے اور ریڈریڈن پیپر سے کسی صاحب سے کہوں گا  
بسم اللہ خان صاحب چلے جائیں ان کو دیکھیں

جناب اپنیکر : اس سوال پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں

عبد الرحمن خان مندو خیل : جناب والا اس سوال کے متعلق میر اعرض ہے کہ ذمہ خانوzi کی روڑ تو بالکل ہنا ہی نہیں ہے لیکن اس کے بارے میں جس افسر کو رکھتے ہیں عوہ اتنا گھرائی ہی نہیں کرتے ہیں کہ ذمہ خانوzi کی روڑ سلاول سال سے ایسے ہے اس کا بھت بھی آتا ہے اور وہ پیسہ ضبط بھی ہوتا ہے اور اس کے باوجود انجیشہر صاحبان آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں پیدل کا جو راستہ ہے وہ بھی ختم ہوا ہے۔

جناب اپنیکر : سوال یہ ہے کہ جب وہاں کام نہیں ہے عملہ آپ نے کیوں لگایا ہے

سعید احمد ہاشمی : جناب والا یہ ضمنی اس سے نہیں لکھتا ہے یہ ڈی پیمنٹ سے متعلق ہے اس کی بھیادی وجہ سے ہے میں اس کا جواب دے دیتا ہوں خان صاحب وہ کہتے ہیں کہ یہ منظور شدہ پوسٹ تھی وہ خالی آسامی تھی اس پر آدمی کو لگا دیا یہ اور وہ جو بات ہیں کہ کام ہو رہے یا جنم ہو رہا ہے دوسری بات ہے

**سعید احمد ہاشمی** : میں اس کی بھی وجہ بتا دیتا ہوں کہ عام طور پر ایسا ہوتا رہتا ہے اس تجھے میں ایک پر اجیکٹ دس کروز روپے کا شروع کر لیا گیا اس کے لئے پچاس لاکھ روپے رکھ دیتے گئے یہ ان گونیجے کردیا گیا تو اس طرح کے ہمارے پیشین ضلع اور دوسرے ضلعوں کے بہت سے روڑ ایسے ہیں جو جاری ہیں اور نامکمل پڑے ہیں اس کے لئے میں نے مکملوں کو کہا ہے وہ تجویز زیں لارہے ہیں ان کو کیسے مکمل کیا جاسکتا ہے بیانی وجہ اس کی یہ ہے سالانہ فنڈز نہیں ہیں۔

**عبدالر حیم خان مندو خیل** : جناب یہ سوال جو ملٹی پرپر ز ہے اس میں مختلف جیسے انسوں نے کہا ہے ان کا مسئلہ دوسرے حقوق اس کے ساتھ پہنچنے مسئلہ بھی ہے ایک آدمی جو اس کا الٹا بے وہ کام کر سکتا ہے اور اسے کام کرنا چاہئے یہ بھی مسئلہ ہے اور ایک آدمی ہے وہاں کام ہوتا نہیں ہے بلکہ پہہ غرق ہوتا رہتا ہے یعنی یہ آپ کے لیڈر شپ کا مسئلہ ہے کہ آپ نے اس طرح کیوں کیا ہے؟ اس لئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس حوالے سے آپ کے مقاصد کیا ہیں؟ اپنے تھمودوں کو آپ تھیک سے نہیں چلا رہے ہیں اس میں سوال یہ ہے کہ آپ نے کیوں وہ شخص مقرر کیا تھا اور اتنے وقت وہ دہان پر رہا اور اس کے باوجود وہ ایکیم خیل ہوا اور اس کے باوجود وہ آدمی ہے اور ڈب خانوڑی کا روڈ تمام دنیا جانتی ہے ڈب خانوڑی روڑ کے لئے کروڑوں روپے یہاں اصلی پا س کرتی ہے اور ڈب خانوڑی کا روڈ سب سے نزدیک روڑ ہے آپ جائیں دیکھیں اس کا کیا معیار ہے بتاں اپنیکر : اس میں دو سوال ہوئے ایک تو پوسٹنگ کی بات وہ خالی پوسٹ تھی اس خالی آسامی پر شخص چلا گیا اور دوسرا سوال آپ کا یہ ہے کہ جب روڑ پر کام ہی نہیں ہوتا ہے تو کیوں لگایا ہے پس ملے گا تو کام ہو گا۔

**عبدالر حیم خان مندو خیل** : وہ یہ بتادیں تو پھر ہم اس کے لئے تحریک لائیں گے  
**سعید احمد ہاشمی** : جناب اپنیکر آج جو میں سپلینٹری کے لئے پیزیں لایا تھا وہ ٹیکور سے

متعلق چیزیں تھیں اگر یہ خان صاحب چاہتے ہیں کہ ڈب خانوں کی میری، چھپے سالوں میں کتنا پسہ لگا ہے ریلیز ہوا اور اس کی کارکردگی کیا رہی تو میں جواب دے دوں گا اور میری درخواست ہو گی کہ ذیوللهمہ سے متعلق نیا سوال لا کیں تو یہ میری ہی مدد ہو گی مجھے بھی معلومات ملے گی اور ہاؤس کو ملے گی اس سلسلے میں بھی صاحب کا بھی ایک سوال آ رہا ہے اور خان صاحب جانتے ہیں یہ یہاں زورِ حکمہ ہے پہلی بار یہ کمزور ہاتھوں میں آیا ہے اس کو دیکھ لیں گے۔

**جناب اسپیکر : تسلی ہو گئی شکریہ**

## **سردار محمد اختر جان مینگل**

کیا وزیر موصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۲۹ جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال حکمہ متعلقہ میں گرید اتا گرید ۲۰ کے کل کس قدر آفیسر ان رہنمکاران کا تبادلہ ہوا ہے اور انہیں جج ٹی اے روڈی اے کی میں کل کس قدر رقم او اکی جنی ہے تفصیل دی جائے؟

## **وزیر موصلات و تعمیرات**

جواب ضمیم ہے لہذا اسکلی لا بھری بی میں ملاحظہ فرمائیں

**میر محمد اسلم چکی**

کیا وزیر موصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت حکمہ متعلقہ کی جانب سے صوبہ بلوچستان کے تمام نیشنل بائی اور شنکل روڈوں پر ترقیاتی کام جاری ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کون کون نہیں ہائیزیر میر تعمیر میں میز کیا آواران تابیلہ سڑک کی مرمت بھی زیر غور ہے؟

(ج) حکمہ ہذا کے پاس کل کس قدر مشینزی درست اور خربحالت میں ہیں تفصیل دی جائے؟

## وزیر مواصلات و تعمیرات

جواب موصول نہیں ہوا

**جناب اسپیکر :** سوال نمبر ۵۵۲ کے متعلق میں پوچھوں گا اس کا جواب کیوں نہیں آیا ہے؟

**سعید احمد ہاشمی :** جناب یہ سوال انہیں گیارہ کو ہمارے پاس پہنچا اور جو معلومات ہمیں ہمارے مکھے نے فراہم کی تھیں اس سے ہم مطمئن نہیں تھے اب اس کو ہم نے واپس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ ایک بُٹتے کے اندر اندر اسپلی کو بھیجا جائے انشاء اللہ اس اجلاس میں اس کا جواب دیں گے کیونکہ اس میں بڑی معلومات ہیں وہ سب کے لئے مفید ہے۔

## میر ظہور حسین خان کھوسہ

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ضلع سی میں ہی ایڈڈ آر کے زیر انتظام دھگرانی میں ٹنکل اور پختہ سڑکوں کی تعداد کتنی کس قدر ہے ان سڑکوں کے نام معد لمبا نہ ہر سڑک کی دیکھ بھال اور مرمت پر ماوری گینگ میں قلیوں کی تعداد اور نام نام مع ولدیت رجاء رہائش اور ان کے مشاہرات کی تفصیل بھی دی جائے

## وزیر مواصلات و تعمیرات

جواب موصول نہیں ہوا

ہاشمی صاحب اس کے متعلق کیا ہے چونکہ آپ اس مکھے میں نئے تشریف لائے ہیں ان کا جواب ارسال کریں ہ تو انہا تھوں میں تو ان مکھہ آ کیا ہے مجھے امید ہے اس مکھے کو آپ نا تو ان کردیں گے اور آپ تو ان ہو جائیں گے سوال موخر کیا جاتا ہے۔

**جناب اسپیکر :** اگلا سوال عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب کا ہے

**عبد الرحمن خان مندو خیل :** کیا وزیر پیک ہیئتہ انجمنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے

کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فروری ۱۹۹۸ء کے ووران صوبائی حکومت کی جان سے صوبائی تجویز اور اس سے ملک ملکہ جات، اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء سے تا حال ملکہ متعلقہ اور اس سے ملک ملکہ جات، اداروں میں بھرتی کے لئے آفیسر ان، الیکار ان کے نام و لدیت گریڈ، عمدہ، جائے تھیں اسی خلیج ربانش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ جاز اتحادی کا نام و عمدہ محمد بھرتی قانون و قواعد اور تشریف کی تفصیل بھی دی جائے۔

### وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ : جواب موصول نہیں ہوا سردار محمد اختر جان مینگل

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمانیں گے کہ ۲۹ جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال ملکہ متعلقہ میں گریڈ اتا گریڈ ۲۰ کے کل کس قدر آفیسر ان، الیکار ان کا تجدالہ ہو ابے اور انہیں اے اے رڈی اے کی مد میں کل کس قدر رقم ادا کی گئی ہے تفصیل دی جائے

### وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ : جواب موصول نہیں ہوا سردار محمد اختر جان مینگل

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمانیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملکہ متعلقہ میں ہی ڈی او ایس کو گازیاں فراہم کی گئی ہیں  
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو جن جن سی ڈی او ایس کو گازیاں فراہم کی گئی ہیں اور جن کو گازیاں فراہم نہیں کی گئیں ہیں ان کے نام اور گازیاں فراہم نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ : جواب موصول نہیں ہوا**

## جناب پرنس موسیٰ جان

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
حلقہ پیٹی ۲۸ ضلع قلات میں اس وقت کل کس قدر واٹر سپلائی میں ذیzel انجن کام کر رہے ہیں ان  
واٹر سپلائی میں معین عمدہ کی کل تعداد اور ماہوار خرچ کی تفصیل دی جائے؟

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ : جواب موصول نہیں ہوا**

## مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل :

کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
(الف) کیا یہ درست ہے کہ فروری ۷ ۱۹۹۷ء ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی  
جانب سے صوبائی حکاموں اور اس سے نسلک مکمل جات راداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی  
تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۷ ۱۹۹۷ء سے تا حال مکمل متعلقہ اور  
اس سے نسلک مکمل جات راداروں میں بھرتی کئے گئے آفیسر ان رہنمکاران کے نام و لدیت گردید،  
عمردہ، جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے نیز بھرتی کنندہ مجاز اتحادی کا نام و عمدہ بھرتی قانون و  
قواعد اور تشریکی تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر خزانہ : صوبائی حکومت نے جناب وزیر اعلیٰ کی منظوری مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۹۶ء سے**  
تمام سرکاری حکاموں، ذیو پلٹمنٹ پروجیکٹوں اور ائمہ نس باؤزیز وغیرہ کی خالی اسامیوں کی بھرتی پر  
مکمل پابندی عائد کی ہے بعد ازاں مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۹۷ء کو مکمل تعلیم کی ان اسامیوں سے اخالیا  
گیا تھا جو صرف ٹیچروں کی ریاضتیں، معدود ری اور وفات کی وجہ سے غلای ہوئی تھیں اس کے

علاوہ اس پابندی کو مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء سے پروجیکٹوں کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے اختیار گیا تھا لیکن ان اسامیوں کو ایسی ایڈجی اے ڈی کے سر پل پول سے پر کیا جائے اگر پول میں کوئی اس قابل نہ ہو تو پھر ان خالی اسامیوں کو روکا اور قواعد کی بنا پر اخبار میں اشتہار دے کر نیست ائڑو یو وغیرہ کے ذریعے پر کیا جائے گا اس حکم پر کس حد تک عمل درآمد ہوا اس کا علم محکمہ خزانہ کو نہیں ہے۔

(ب) چونکہ صوبائی محکموں اور اس سے مسلک تجھے جات را اواروں میں بھرتی کئے جانے والوں کی تفصیل محکمہ خزانہ میں نہیں پہنچی جاتی ہے۔ اس لئے محکمہ خزانہ ان بھرتیوں کی تفصیل دینے سے قاصر ہے بہتر طریقہ کاری کی ہے کہ جز (ب) کا جواب تمام متعلقہ صوبائی تجویں سے طلب کیا جائے کہ ان محکموں میں اگر ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء تک کوئی بھرتی ہوئی تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

**جناب اسپیکر :** سوال نمبر ۴۲۵ سے متعلق کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں  
**عبدالرحیم خان مندو خیل :** جناب والا ان کے سوال سے صرف یہ ضمنی بنتا ہے کہ کیا انہوں نے اپنے محکمے میں کوئے بھرتی کی ہے یا نہیں تا حال  
**سید احسان شاہ :** کوئی بھرتی نہیں ہوئی تا حال سوائے جہاں شدید ضرورت تھی اور جس کی اجازت دی گئی تھی تا حال کوئی نئی بھرتی نہیں ہوئی۔

**جناب اسپیکر :** خان صاحب آپ جو ہمارے سینئر ساتھی ہیں تو میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہوں گا یہ سوالات میں پہلے ہیئت انجینئرنگ کے آج صبح ہمیں ملے ہیں جبکہ قواعد کے تحت تین دن قبل محکمہ سیکریٹریٹ کو جواب ارسال کرے یہ آج پہنچا ہے اس کی افادیت پکھنہ ہوئی مجبہ کیسے تیار کرے گا ضمنی سوال کیسے بنائے گا اور کیسے یہ گوگا تو میری گزارش ہے اور اس سلسلے میں میں منے ایک مفصل خط لیڈر آف دی ہاؤس کو بھی لکھا ہے کہ مریبانی کر کے

متخلفہ حکاموں کو اور سیکریٹری صاحبان کو بہادیت جاری فرمائیں کہ اسمبلی ل کی کارروائی کم از کم ترجیح دیں اور یہ ترجیح دی جاتی ہے یہ ہماری پارلیمنٹ ریاست ہے ہر چیز کو موخر کیا جاتا ہے اور پارلیمنٹ کارروائی کو مقدم رکھا جاتا ہے اور اس کا جواب جلدی سے جلدی دیا جاتا ہے اور مکمل جواب دیا جاتا ہے تو میں نہایت افسوس سے گزارش کروں گا کہ یہ آج جتنے جو بلات موصول ہوئے ہیں پہلے ہیاتوں انجینئرنگ کے اب میرے پاس کوئی چارہ نہیں ہے کہ ان کو میں ڈفر کروں اور جس ممبر صاحب نے سوال کئے ہیں وہ غالباً ضمنی سوال نہیں کر سکتے۔

### عبدالرحیم خان منند و خیل : کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

۱۳ اگست ۱۹۹۲ء سے تا حال محلہ متخلقہ اور اس کے زیر انتظام شلک محلہ جات راداروں سے تابد لہ شدہ آفیسر ان رہنمکاران کے نام، عمدہ، گرید مقام تبادلہ و مقام تعیناتی اور ضلع رہائش کیا ہے نیز تبادلہ شدہ آفیسر ان رہنمکاران اپنے سابقہ اسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے تفصیل دی جائے۔

### وزیر خزانہ

#### متخلقہ تفصیل درج ذیل ہے

نام رہنمکار و عمدہ	مقام تعیناتی	ضلع رہائش	عرصہ تعیناتی	مقام تبادلہ
منظور احمد رخان آفیسر	ڈیرہ بیگ نی ٹھاں	ڈیگر آباد	عمر سدھان	نام رہنمکار و عمدہ
عجیب نور معاون خزانہ آفیسر	قلات	ٹوب	سوراب	منظور احمد رخان آفیسر
نور اکرم خزانہ آفیسر	ٹوب	ٹوب	بھارکھان	عجیب نور معاون خزانہ آفیسر
زادہ اقبال خزانہ آفیسر	کوہلو	کوہلو	زیارت	نور اکرم خزانہ آفیسر
لعل حش آٹھ آفیسر	میو چل کار پوریشن کوئنہ	بہنڈ کواڑ کوئنہ	قلات	زادہ اقبال خزانہ آفیسر
کاظم علی آٹھ آفیسر	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ	لعل حش آٹھ آفیسر
عبدالواہب معاون خزانہ آفیسر	بہنڈ کواڑ میو چل کار پوریشن	کوئنہ	کوئنہ	کاظم علی آٹھ آفیسر
جمد خان سب اکاؤنٹنٹ	قلات	قلات	ٹوب	عبدالواہب معاون خزانہ آفیسر
چمود خان معاون خزانہ آفیسر	خاران	خاران	او تھل	جمد خان سب اکاؤنٹنٹ
پیر محمد معاون خزانہ آفیسر	مشکل	پسنی	مشکل	چمود خان معاون خزانہ آفیسر

محمد یعقوب معاون خزان آفیسر تھے	حاجی محمد معاون خزان آفیسر	سوراب	خندار	۶ سال
محمد سب اکاؤنٹنٹ	حاجی محمد سب اکاؤنٹنٹ	گندواہ	بی بی	۷ سال
عبدالستار اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	عبدالستار اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	زیلی	تو تھلی	ڈیزی سال
حاجی محمد اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	حاجی محمد اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	خاران	خاران	۳ سال
محمد یوسف اکاؤنٹنٹ	محمد یوسف اکاؤنٹنٹ	زیادت	زیادت	۱۱ سال
علی احمد سب اکاؤنٹنٹ	علی احمد سب اکاؤنٹنٹ	قلات	قلات	۵ سال
محمد صیف اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	محمد اور اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	حب	طباط	۵ سال
محمد اور اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	محمد اور اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	ترمٰت	درمت	ایک مہینہ
عبدالمالک اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	عبدالمالک اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	گندواہ	مستوگ	۲ سال
فدا حسین اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	فدا حسین اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	کوئے	پشین	۵ مہینہ
محمد اور اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	محمد اور اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	کوئے	پشین	ڈیزی سال
عبد القادر اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	عبد القادر اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	گندواہ	مستوگ	۲ مہینہ
باہو خان اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	باہو خان اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	گوادر	گوادر	۲ سال
غلام مصطفیٰ اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	غلام مصطفیٰ اسٹٹ اکاؤنٹنٹ	پئنی	گوادر	۲۱ سال
چاوید محمد سب اکاؤنٹنٹ	چاوید محمد سب اکاؤنٹنٹ	کوئے	کوئے	۱۲ سال
خواستی خان سب اکاؤنٹنٹ	خواستی خان سب اکاؤنٹنٹ	کوئے	ماکھیل	۱۲ سال
اتیاز احمد سب اکاؤنٹنٹ	اتیاز احمد سب اکاؤنٹنٹ	خاران	خاران	۲ سال
گی الدین ترین آٹھ آفیسر اوچل	گی الدین ترین آٹھ آفیسر اوچل	کوئے	کوئے	ڈھائی سال

جناب اسپیکر : سوال نمبر ۲۹۵ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اور کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں

**عبد الرحمن خان مندو خیل :** جناب اس میں ضمنی ہے یہاں انکے مختلف نمبر پر تین پر جناب والا یا نمبر آٹھ اور چودہ پر کوئی نو سال وس سال گیارہ سال سے آفیسر زدہاں پہنچ ہوئے ہیں ان کے اسباب کیا ہیں کیا مکملہ ان سے مطمئن ہے اچھی کارکردگی سے ماکوئی رلیزیڈ محکمے

کے افراد سے ان ڈیو کوئی طریقہ ہے

جناب اسپیکر : عرصہ کیوں دراز ہے

عبدالرحیم خان مندو خیل : باقی یہ پانچ چھ سات پھر ایک شخص کو وہاں لے گایا اور چار ماہ

بعد اس کو تبدیل کر دیا پھر دوسرے چار مینے میں وہاں

جناب اسپیکر : جی وزیر صاحب لوگ ثبور پورا کرنے کے بعد بھی یعنی ہوئے ہیں اور اپنے لوگ بھی ہیں جو ایک مینے کے بعد تبدیل کر دیے گئے ہیں

سید احسان شاہ : جناب والا آپ دیکھیں کہ اگر کوئی نہیں یا اکیس سال سے بیٹھا ہوا تھا تو ہم نے اس کو تبدیل کیا اور حکومت کا جو رول ہے کہ ایک آدمی تین سال تک ایک عمدے پر تعینات رہ سکت اہے اس کے لئے ہم لوگوں نے کوشش کی ہے کہ لوگوں کو کچھ ادھر ادھر کریں اور بعض جگنوں پر انتقالی لحاظ سے مجبوریاں تھیں جماں پر ہم نے چار مینے بعد یا پہلے تباولے کے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : آپ نے جو بے عرصے کے لئے زانفر کے میں پہلے وجوہات مانگ رہا ہوں کہ وہ اتنے مدت کے لئے اس میں آپ نے کیوں محکمانہ غفلت کی ہے کیا وجوہات ہیں؟

سید احسان شاہ : جناب یقیناً اس سے وہاں کے لوگ خوش ہوں گے باقی محکمے والے یا فرانس ڈیپارٹمنٹ کو ان افسران کے متعلق کوئی شکایت نہیں ہوئی ہوگی یاد رکھوڑی سی غفلت بھی ہوتی ہوگی فرانس ڈیپارٹمنٹ کی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : یہ تھوڑا نیک ہے ورنہ باقی تو

**سید احسان شاہ :** غفلت کے ساتھ ساتھ باقی چیزیں بھی اس سے ریلیز ہیں

**جناب اسپیکر :** تمیک ہے مطلب کوئی جگہ حمل ہے ٹرانسفر پر منگ کے لئے آپ کے پاس کوئی وقت مخصوص نہیں کیا ہوا ہے چلتے ہی

**جناب اسپیکر :** اگلا سوال

### سردار محمد اختر جان مینگل

کیا وزیر خزانہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۹۸-۹۹ اور ۹۹-۲۰۰۰ کے دوران کن کن محکمہ جات کی ترقیاتی کاموں کے بامب  
بلوں کی ادائیگی کی جا چکی ہے ان محکموں کے نام کام کی نوعیت نام تھیکیدار محمد پتہ اور ادا شدہ رقم  
کی تفصیل دی جائے؟

**سید احسان شاہ :** محکمہ مالیات بھی بھی ترقیاتی کاموں کے بلوں کی ادائیگی نہیں کرتا بلکہ  
ترقباتی کاموں کے لئے محکمہ منصوبہ بدی و ترقیات کی سفارش پر مختلف محکموں کو ترقیاتی کاموں  
کے لئے رقم میا کرتا ہے ایسے رقومات کی بارے ۹۸-۹۹ اور ۹۹-۲۰۰۰ کی تفصیل خیم  
ہے اللہ اعلم لابریڈی میں ملاحظہ فرمائیں۔

**عبد الرحمن خان مندو خیل :** آپ تو کہہ رہے ہیں میں نے ہمہ بھی ایسے ایک سوال کا  
on behalf کیا۔ لیکن ان کا دیکارڈ ہے ہو سکتا ہے کہ متعلقہ ممبر آزادیبل ممبر اس سے سوال کرنا  
چاہتا ہواں سے میں یہ درخواست کروں گا کہ یہ سوال جو ہیں سردار اختر مینگل کے ہیں یاد و سرے  
ایسے غیر حاضر ممبر کے انکوڈیفر کر دیں میری درخواست اس لئے ہے

**جناب اسپیکر :** نہیں خان صاحب آپ پارلیمنٹریں ہیں اور پرانے پارلیمنٹریں ہیں چھ سال  
آپ نے بینٹ میں بھی گزارا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : مریانی

جناب اسپیکر : جی جناب

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں نہیں وہ صحیح ہے بعض اوقات غیر معمولی وہ پیدا ہوتے ہیں سوالات

جناب اسپیکر : نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے آپ بالکل دیسے ہی آزادیل ممبر ہیں ختنی سوال آپ کر سکتے ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں ان کی اسنڈی ہے جب ان کو جواب ملتا ہے

جناب اسپیکر : نہیں ایسے نہیں ہو سکتا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : بیزیل وہ جانتے ہیں کہ غلط میں نے سوال کیا

جناب اسپیکر : نہیں میں یہ غلط روایت قائم نہیں کروں گا جی اگلا سوال جی

### سردار محمد اختر جان مینگل

کیا وزیر خزانہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۹۸-۹۷ء اور ۹۹-۹۸ء کے دوران مختلف مکاموں اور میکیداروں کو ترقیاتی کاموں کے بابت بلوں کے اوایجیاں نہیں کی گئی ہیں ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مکمل کا نام کام کی نوعیت، میکیدار جس کو ادا کی گئی مقصود ہے اور بقایا جات ادا کرنے کی کیا وجوہات میں تفصیل دی جائے

سید احسان شاہ : سوال ہذا کا جواب مندرجہ بالا سوال نمبر ۵۱ میں دے دیا گیا ہے

سردار محمد اختر جان مینگل : پانچ سو اٹھارہ ج

پرنس موسیٰ جان : On his behalf Sir :

جناب اسپیکر : Any Supplementary from any side? No. The

Question Hour is over Now  
تو پڑھ لجئے جی سیکرٹری صاحب

اختر حسین خان : اسد اللہ بلوچ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بلوچستان ہائی کورٹ  
میں مصروف ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر : کیا رخصت منظور ہے؟

رخصت منظور کی گئی

سیکرٹری اسمبلی : نوابزادہ سلیم اکبر گی فی صاحب نے تجھی مصروفیات کی بناء پر اکیس  
دسمبر اور چونہیں دسمبر کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر : کیا رخصت منظور ہے؟

رخصت منظور کی گئی

سیکریٹری اسمبلی : میر فائق علی بھائی صاحب اسلام آباد میں سرکاری سلطے میں گئے ہیں  
اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے ہیں

جناب اسپیکر : کیا رخصت منظور ہے؟

رخصت منظور کی گئی

**سیکر یئری اسمبلی** : سردار عبدالرحمب کھیر ان صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ جنگی مصروفیات کی بنا پر چونس اور اتحادیں دسمبر کو اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتیں گے  
**جناب اسپیکر** : کیا رخصت منظور ہے؟

رخصت منظور کی گئی

**سیکر یئری اسمبلی** : میر عبدالغفور لکھنی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ گودار کسی سرکاری کام کے سلسلے میں گئے ہوئے ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے  
**جناب اسپیکر** : کیا رخصت منظور ہے؟

رخصت منظور کی گئی

**جناب اسپیکر** : شکریہ جمیں مولانا امیر زمان کا جناب نسم اللہ خان کا کڑک اور جنگی صاحب آپ کی محنت کا بہت بہت شکریہ پر لیں کا منظور ہوں کہ وہ واپس آگئے ہیں اور ہماری کارروائی میں ہمارے ساتھ شریک ہیں شکریہ جی تحریک التواء جی آج کافی تحریک التواء ہیں یہیں کے قریب میرے پاس ہیں مگر مجھے یہ کہا گیا ہے کہ تحریک التواء کے لئے موشن لانا چاہتے ہیں یہیں کون لا میں گے؟ آپ لا سیں گے؟ وہ کہتے ہیں کہ جی important nature کا وہ ہے باقیوں کو موخر کیا جائے اور اس تحریک کو پسلے لایا جائے تو آپ please move it.

**عبدالرحیم خان مندو خیل** : وہ میر اموشن کا کالپی میرے پاس نہیں ہے

**جناب اسپیکر** : ہاں تو یہ آپ کی

**عبدالرحیم خان مندو خیل** : بھجوں ایں پلیز

**جناب اسپیکر** : یہ پڑھ لیں آپ اس کو پھر مجھے واپس دیدیں

Mr Abdul Rahim Kahn Mandokhel: I moved the motion that the Rule 71(2) be suspended to the extent that the adjournment motion about the Civil Hospital Tragedy of 21st and 22nd of December 1998 be taken as the first in todays proceedings.

جناب اسپیکر: آپ تو ایامے ہیں آپ کو ضرورت کیا ہے ترتیب کی؟

عبدالرحیم خان مندو خیل: ہاں یہ صحیح ہے میں نے تحریک پیش کی کہ یہ کارروائی جو ہے جو آج تحریک التواء کے نمبر ہیں اس کی حد تک اس کو ماتوی کیا جائے بھی معطل کیا جائے سپینڈ کیا جائے اور وہ مومن جو سول ہاپنٹل کوئلے کے جو واقعات کے بارے میں ہے جو میں نمبر پیگ شاید آتا ہے اس کو آج پہلے لیا جائے

Mr. Speaker: It has moved by Mr. Abdul Rahim Khan Mandokhail that Rule 71 (2) be suspended to the extent that the adjournment motion about the Civil Hospital tragedy of 21st and 22nd of December 1998 be taken as first in the todays proceedings . Thank You have suspend the rules.

جی میں نے قبول کیا اور اس کو پہلے لاتے ہیں اس کو آپ پڑھئے جی

ملک محمد سرور خان کا کڑ: عرض یہ ہے کہ آپ چار تحریک التواء سپینڈ نہیں کر سکتے بلکہ یہ فوری اہمیت کے حامل تحریک التواء نہیں ہے کیونکہ پچھلے ہمارے ہاؤس کے اجلاس شروع ہونے سے پہلے انہوں نے پیش نہیں کیا ہے ایہ فوری اہمیت کا حامل تحریک التواء نہیں ہے یہ پیش ہی نہیں ہو سکتا ہاوس میں

جناب اسپیکر : نہیں ہو سکتا ہے

محمد سرور خان کا کثر : لذ اپ اس کو سپند کیسے کر سکتے ہیں ؟

جناب اسپیکر : نہیں میں نے کر دیا ج چلے

پرنس موسیٰ جان : جناب قابل قدر خان صاحب جو کہ رہے ہیں کہ یہ اتنا اہمیت نہیں  
ہے سر میرے خیال میں سول ہفتال میں گولے چل گئے جناب اور اس کے بدالے میں ہمارے  
بلڈوزر مشر جناب لوگوں کے گھروں کو بھی بلڈوزر کر دیا آپ کا جناب میرے خیال میں

جناب اسپیکر : تشریف رکھئے جی آپ

پرنس موسیٰ جان : یہ بہت اہم ہے

جناب اسپیکر : میں تمام ہاؤس کی جانب سے یہ گزارش کر دیں گا کہ خان صاحب کو بھی  
عرض کرنا چاہوں گا کہ سول ہفتال امن کی جگہ ہیں وہاں انسانیت کو شفاء دی جاتی صحبت دی جاتی  
ہے نہ کہ وہاں پر قتل و غارت ہوتا ہے تو اس سے زیادہ اہمیت کی حامل کوئی چیز نہیں ہو سکتی ہے  
اس لئے میں نے اس کو آج اجازت دی ہے اور جو کہ میرے پورے اختیار میں ہے پڑھئے جی  
مشترکہ قرارداد میں

ملک محمد سرور خان کا کثر : جناب اسپیکر اگر آپ چاہیں تو پچھلے جو تحاریک التواء ہیں  
ان کو آپ آٹ آف آرڈر قرار دیں بے شک آپ سول ہفتال کے تحریک التواء کو آج کے آج  
آپ قبول کریں۔ لیکن جو پسلے چار تحاریک التواء ہیں وہ آٹ آف آرڈر ہیں ان کو آپ سپند  
نہیں کر سکتے

جناب اسپیکر : تشریف رکھیں جی چلیں جناب پڑھئے

**وزیر مال:** آپ نے رو لنگ ایسے دیا ہے کہ جس کی کوئی وجہ آپ کو چاہئے کہ اپ سرکاری پیش کو سنیں ان کی رائے لیں اس کے بعد رو لنگ دیں  
**جناب اسپیکر:** ایسے جناب والا؟

**وزیر مال:** ایسے رو لنگ کا کیا فائدہ کہ آپ یکطری فیصلہ کرتے ہیں  
**جناب اسپیکر:** ہاں صحیح ہے آپ تشریف رکھئے جی

**وزیر مال:** یہ یکطری فیصلہ تو صحیح نہیں ہے  
**جناب اسپیکر:** ہاں صحیح ہے تشریف رکھیں جی

**عبدالر حیم خان مندو خیل:** جناب والا میں عرض کرتا ہوں چونکہ یہ احمد موضوع ہے ہم اور کچھ نہیں کر رہے ہیں صرف یہ ہے

**جناب اسپیکر:** میں ہاؤس سے جو اس کے حق میں ہیں وہ کہیں ہاں جو اس کے خلاف ہیں ہاں کہیں چلے ابھی دیکھ لیتے ہیں جی

**عبدالر حیم خان مندو خیل:** جناب والا میں ذرا قاعدے کے مطابق جو کارروائی ہے مثلاً نمبر فلاماں تحریک التواہ نمبر فلاماں نمبر فلاماں جس کا ابھی نمبر آرہا ہے صرف اس کو سپرد کر کے اس کو اس سے پسلے یہ قواعد ہیں اصول ہیں یعنی اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** دوسو چھیس روں ہے خان صاحب پڑھئے دوسو چھیس روں آٹ پرو یہ مر من میرا اختیار ہے دوسو چھیس میں جی پڑھ لجئے آپ  
**عبدالر حیم خان مندو خیل:** پچھیں چھیس

جناب اسپیکر: جی ہاں

وزیر مال: اسمبلی کے قاعده کو آپ معطل کر سکتے ہیں تو میرے خیال میں یہ آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: آپ دوسو چھیس پڑھیں پھرمات کریں

وزیر مال: یہ جو اسمبلی کا رول س ۷۰، ۷۱ یا ۳۷ جو بے نا یہ فوری اہمیت کے ساتھ حامل ہے اور ہاؤس کے پہلے سیشن میں اب اکتوبر ۱۹۹۸ء کا جوانہوں نے پیش کیا تحریک التواء وہ تو انہوں نے پہلے دو اجلاسوں میں پہلے پیش کرنا چاہئے تھا وہ فوری اہمیت کا حامل ہو نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: پہلے تشریف رکھئے جی

شیخ جعفر خان مندو خیل: جناب اسپیکر صاحب خان صاحب جو کہتے ہیں پہلے جواب

نے سینہ کئے ہیں وہ یہ بھی obsolete ہو چکے ہیں

جناب اسپیکر: میں سمجھ گیا آپ کی بات دیکھیں اس کی admissability اگر آجائے گی اگر ad-misable نہیں ہو گا تو اس کو rule out کر دی جائے گی

عبد الرحمن خان مندو خیل: جناب والا کوئی چیز absolute ہی نہیں ہے ایک سیشن کے دوران جو واقعہ ہو وہ آنے والے سیشن میں پیش کیا جاتا ہے

وزیر مال: ۲۰ اکتوبر کا واقعہ ہے اور یہ اس معزز زیوان میں پیش نہیں ہو سکتا ہے

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھئے جی

وزیر مال: یہ بہت پرانا تحریک التواء ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : ہاں آپ لے آئیں ابھی اگربات کرنا ہے تو ہم تیار ہیں

وزیر مال : اصل میں وہ بھی آٹھ آف آرڈر ہے لیکن چونکہ انسانی جانوں کا مسئلہ ہے علیمن  
مسئلہ ہے ہم کہتے ہیں کہ حکومت اسکا نوٹس ضرور لے گی۔ اگر کسی نے لیبرز کو معاوضہ نہیں دیا  
ہے اور وہ فوت ہو گئے ہیں کافیوں میں تھل برو اسوس ہوا ہے حکومت ایکشن لے لیکن یہ بھی آٹھ  
آف آرڈر ہے۔

جناب اسپیکر : نہیں دیکھیں جی میں نے ایک اہم نویت کے مسئلے کو دیتے ہوئے باقی  
تخاریک کو بھی دیکھتے ہوئے میں نے محسوس کیا اور میرے اختیار میں ہے کہ میں نے مجرم کو  
اجازت دی ہے

وزیر مال : چیف جسٹس ہائی کورٹ کے خلاف انسوں نے تحریک التواء پیش کی ہے

جناب اسپیکر : پلیز آپ تشریف رکھئے جی

وزیر مال : وہ عدالت میں زیر ساعت ہے لہذا وہ پیش نہیں ہو سکتا ہے

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں جی تسلیم ہے جی

وزیر مال : تو یہ آٹھ آف آرڈر ہے اگر آپ اس بارے میں

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں جناب میں نے دے دیا ہے

وزیر مال : نہیں آپ نے ہمیں سے بغیر دیدیا ہے یہ اسلامی کی اچھی روایت نہیں ہے جناب  
اچھی روایت سے اسلامی میں

جناب اسپیکر : میں نے کہا آپ قواعد پڑھیں اسلامی قواعد کے تحت چلتی ہے آپ قواعد

پڑھئے اور پھر بات کریں

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا میں تحریک التواء پیش کرتا ہوں

جناب اسپیکر : بھی جناب پیش کیجئے

عبدالرحیم خان مندو خیل : ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ (۱۷) (۲۰) کے تحت اس تحریک کا نوٹس دیتے ہوئے کہ اس معزز ایوان کی کارروائی روک کر اس عوایی اہمیت کے فوری مسئلہ پر حث کی جائے یہ کہ ۲۱، ۲۲ ستمبر ۱۹۹۸ء کے درمیانی شب کو دودنائی شخص کے سر کردگی میں ایک مسلح گروہ نے سول ہسپتال جناح روڈ کونک میں ڈاکٹروں عملہ اور دیگر عوام کو چھپ زدہ کر کے پولیس حرast سے ایک زیر علاج قیدی کو چھڑانے کی کوشش کی اور پھر موقع پر پولیس کے غیر مطہر ورانہ انداز جو ایلی کارروائی کے نتیجہ میں تمام صوبہ کے مرکزی سول ہسپتال کو فریقین نے ایک میدان جنگ ہاکر سینکڑوں مریضوں ڈاکٹروں، عملہ اور تمارداروں کو یہ غمال، اغوا اور چھپ و بہشت کا شکار کیا گیا ہسپتال کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا گیا تھی کہ کئی افراد اپنے حواس کھوئئے اور پھر اس سب کے باوجود ملزم ان فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

اس تمام صوبہ میں مزمان کے متذکرہ گھناؤنے مجرمانہ کاروائے وار ساتھ ہی انتظامیہ اور پولیس آفسرانے سے غیر پیشہ ورانہ غیر ذمہ دارانہ روایہ اور نا امانتی کے خلاف غم و غصہ کی لمبڑی و رُنگی ہے۔

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ اس معزز ایوان کی معمولی کی کارروائی روک اس عوایی اہمیت کے فوری مسئلہ پر حث کی جائے یہ کہ ۲۱، ۲۲ ستمبر ۱۹۹۸ء کے درمیانی شب کو دودنائی شخص کے سر کردگی میں ایک مسلح گروہ نے سول ہسپتال جناح روڈ کونک میں ڈاکٹروں عملہ اور دیگر عوام کو خوف زدہ کر کے پولیس حرast سے ایک زیر علاج قیدی کو چھڑانے کی کوشش کی اور پھر موقع پر پولیس کے غیر پیشہ ورانہ انداز جو ایلی کارروائی کے نتیجہ میں تمام صوبہ کے مرکزی سول

ہسپتال کو فریقین نے ایک میدان جنگ بنا کر سینکڑوں مر یضوں ڈاکٹروں، عملہ اور حماروں کو  
یر غمال اغوا اور خوف وہشت کا شکار کیا گیا ہسپتال کو ہاتھی نقصان پہنچایا گیا حتیٰ کہ کئی افراد  
اپنے حواس کھو چکے اور پھر اس سب کے باوجود ملزم ان فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

اس تمام صوبہ میں ملزم ان کے متذکرہ گھناؤ نے مجرمانہ کارروائے اور ساتھ ہی انتظامیہ اور پولیس  
آفیسر ان سے غیر پیشہ درانہ غیر ذمہ دار انہ ردویہ اور ناالمیت کے خلاف غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔  
عبد الرحمن خان مندو خیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین دونوں کی مشترکہ تحریک التواء ہے جی  
جناب عبد الرحمن صاحب اس کی ایڈی میز بلڈنگ فی کے بارے میں بات کر دیں گے۔

**عبد الرحمن خان مندو خیل :** جناب والا آپ موشن رکھ دیں اگر وہ تیار ہے یعنی بالکل  
ایڈیٹ ہو جائے کیونکہ اپوز کرنے کا نہیں اس کو ایڈیٹ ہونا چاہئے

**جناب اسپیکر :** مندو خیل صاحب وزیر داخلہ اپوز نہیں کرتے

**شیخ جعفر خان مندو خیل :** جناب اسپیکر میں اس کی تفصیل بتا دوں گا پھر اس کے بعد  
ہاؤس دیکھے میں اپوز تو نہیں کروں گا اگر آپ مجھے پانچ منٹ دے تو میں اس کی بھائی گروہ نہ آپ کو  
بیان کروں گا

**جناب اسپیکر :** پہلے وہ اپنی بات کر لے پھر اس کے بعد آپ بات کریں شکریہ

**عبد الرحمن خان مندو خیل :** جناب والا اس میں مسئلہ اس طرح ہے کہ کچھ لوگوں کا  
آپس میں پہلے سے بھگڑا ہوا اور اس میں ایک شخص سول ہسپتال میں زیر حرast ہے اور زخمی ہے  
اور اس کے لئے جناب والا باقاعدہ مسلح لوگ آگئے اور انہوں نے باقاعدہ ڈاکٹروں کو اسلحے سے  
خوف زدہ کر کے باقی عملے کو اور وہاں جو آفیسر تھے انچارج تھے ان کو خوف زدہ کر کے یعنی موت کا  
خطرہ ان کو اس پر یعنی رکھ کے ان سے اس آدمی کو اغوا کیا اب یہ ایک واقعہ ہے اپنے طور پر اس  
کے اپنی نوعیت ہے کہ یہ ایک مجرمانہ کارروائی ہے اس کے ساتھ یعنی اس موقعے پر وہاں یا اطلاع ملی

یا الفاقی طور پر ہو سکتا ہے بہر صورت پولیس کے آفیسر ان وہاں پہنچ گئے اور پولیس افسران نے ان کو اس موقع پر سر غدر کاما اور اس طرح وہ لوگ آپس میں سورچہ بند ہو گئے اب یہ سول ہسپتال کا ایریا تھا جہاں سینکڑوں مریض ان کے تیاردار ڈاکھوڑہ عملہ اردو گرد جو مختلف میڈیکل شورز دوسرا مصروف ترین علاقہ ہے میں اس میں باقاعدہ سورچہ بند ہو گئے ایک طرف مجرمانہ کارروائی والے دوسرے نام شاد قانونی کارروائی کرنے والے جانب والا باقاعدہ پھر وہ سینکڑوں لوگوں اور اس ہسپتال کے عملے کو تمام جو لوگ تھے وہ ایک قسم کے انگریزی میں کہتے ہیں یعنی human hall ہسپتال میں بھی بھی ایک دوسرا سے دونوں اطراف سے پولیس نے بھی عوام کو اپنا وہ ہمایہ نیفس وار اور وہاں سے ان مجرموں نے بھی ہمایہ اس میں جو بے عزتی ہوئی بود ہشت ہوئی جو نارچ ہوا اسکے بعد فائرنگ بھی ایک دوسرا پر ہوائی ہتھی کہ راکٹ لا پنچ چل گئے اور راکٹ ہسپتال میں لگے بہت بڑا نقصان ہوا اس کے باوجود پھر وہ لوگ فرار ہو گئے ہم یہ کہتے ہیں جانب والا یہ ایک سیریس کیس دونوں پسلوں سے یعنی میں پولیس کی بات کرتا ہوں کیا آپ کی پولیس ٹریننگ ہے لوگوں کے تھنڈے کے لئے یا آپ کی پولیس خود ہشت گردی کرے مہارت نہیں پر وہ فیشل کہ آپ جو اس واقعہ کو اس طرح ڈیل کریں کہ لوگوں کو خوف اور خطرے سے نکال کر جو متعلقہ شخص ہے ان کا گھر معلوم ہے تمام دنیا کو منظر صاحب نے کہا ہے کہ اس میں جو لوگ فرار ہو گئے گورنمنٹ نے مدد دی ہے معنی کیا ہے اس کے معنی یہ نہیں کہ گورنمنٹ ہاکام ہے گورنمنٹ کو حیثیت گورنمنٹ سے استغفاری دینا چاہئے آفیسروں کو حیثیت آفیسر کے استغفاری دینا چاہئے انہوں نے یعنی اتنی وہ کی ہے لیکن اس کے باوجود یہاں ہوئے آرام سے پیٹھیں ہیں اور ہتھی کہ منظر صاحب یہ بھی کہتے ہیں یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے اور اس کو سرے سے بالکل چھوڑ دے تو اس لئے جانب والا یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور اس میں گورنمنٹ کی حیثیت گورنمنٹ کی ان اکامی بندجہ ہاکامی نہیں ایک قسم کے الفاظ استعمال کر دیا لیکن مجرمانہ عمل ہے اس میں اس کا نوش لینا چاہئے اور ان لوگوں کا جنمون نے یہ جرم کیا ہے مریانی۔

شیخ جعفر خان مندو خیل : بسم اللہ الرحمن الرحيم میں تھوڑا اس کی بک گرا وہ میں

جاوہنگا پھر اس پر آونگا جب سے یہ ہماری پروپرٹی کی حکومت ہنسنی ہے اور میں حیثیت و زیرِ اخلاقہ ہوا پہلی کیفیت مینگ میں ایک کیفیت نے فیصلہ کیا کہ کوئی شر اور پورے بلوچستان میں گن رنگ کو ڈرگ کر لے گنج کو امن و امان کو اولین ترجیح دی جائے اور اس کے اوپر بختی سے عملدرآمد کیا جائے رپورٹس یہ تھے کہ کوئی شر یا بلوچستان Free for all ہے اسی وقت اس کیفیت مینگ میں بھی میرے کلیجوں بھجے اس میں وہ ناموں کا سپورٹ کریں گے کیفیت مینگ میں ایک چار گروہ کا نام آئے کہ یہ گروہ جو ہے انہوں نے پہلی کوئی شر کو میں جو سب سے زیادہ وارد اتھیں ہوئی ہیں کوئی شر میں جو پرائم ہیں یا کوئی شر میں جو قابلیٰ رائی کے پیچھے بھی ان کے ہاتھ ہوتے ہیں یادن بدن جرام کے پیچھے بھی ان چار گروہوں کے ہاتھ ہے تو کیفیت نے ایک فیصلہ کیا کہ اکٹے اور پر ہاتھ ڈالا جائیگا کیونکہ اس سے پسلے ہمارے ایک منظر صاحب نے ادھر وہ دی کہ میں نے ذی سی کو لوڑ و سرے کو یہ توجہ دی ہے کہ بھائی یہ گروہ جو ہے یہ ایکٹو ہے کوئی کے امن و امان خراب کرنے میں یا کوئی میں جو دوسرے جرام ہوتے ہیں وہ لوگ انی کے ساتھ پناہ لیتے ہیں ایک یہ جو دو دنی ہے ریکسانی اس کے گروہ کا نام بھی اور جرم کیفیت میں لیا گیا تو ہم نے اسی دن شام کو لاءِ آئندہ آرڈر کی مینگ بلاکر کے وہ کیفیت کی کاست جو تھا وہ حکومت کو یا ہمارے آفسرز ہیں ایجنسیز ہیں ان کو پرواہنہ کر دیا کہ کوئی آپریشن کو ہم لوگوں نے لائچ کیا اس میں سرفراست یہ لوگ تھے کہ ان کا جس طرح ہو سکے ان کو پکڑوں کے خلاف کارروائی کر دوں کے جو گروہ ہے وہ Smish کرو تو اس گروہ میں اس وقت جو یہ آیا اس میں بھی یہ ہاتھ تھا جیسا رحیم صاحب نے کہا کہ یہاں ایک مروری پر رہتا ہے اور حکومت نے کبھی اس کے اوپر توجہ نہیں دی ہے نہیں یہ نہیں ہے اس کے ماسوائے جو بھی گروہ ہے حقیقتاً بکانوٹس لیا گیا ہے قطعاً کسی کو آزادی سے پھرنے نہیں دیا گیا ہاں اتنے آرڈنے یہ لوگ ہیں وقت نے ان کو اتنا عام کر دیا ہے یا پچھلی حکومتوں کی غلطیوں نے ان کو اتنا طاقتور کیا ہے کہ آج ان کے لئے نادر حمل ایک پیک اپ پولیس یا ایک تھانے اس کو قابو کرنا اس کے میں کی بات نہیں ہے کیونکہ ہر ایک آدمی کیسا تھے پچاس پچاس سو سو آدمی آرڈنے ہے ہر ایک کیسا تھے مشین گن ہے راکٹ لاٹر ہے اپ کے انٹر کرافٹ گن ہے گاڑیوں کے اوپر

اور دوسرے جو بھی ملک پولیس یا ہمارے ریزورڈ پولیس کے ساتھ نہیں ہے اور ایک ایک گروہ میں پچاس سانچے سانچے ستر تریا اس سے بھی زیادہ آدمی ہے اور یہ وہ گروہ ہے حقیقت میں بتاؤں جن کے اوپر ہم لوگوں نے پچھلے دو مینے سے ہاتھ ڈالا ہے یہ مفرود ہے اپنے گھر روں میں نہیں ہے کوئی بہادر چلا گیا کوئی ادھر ہو گیا کوئی ادھر ہو گیا ہم لوگوں نے اپنا تیت ورک شروع سے ان کے اوپر رکھا ہوا تھا کہ کہاں ہم کو ملیں گے آپ کو پولیس کا ایک تجربہ ہے مجھے تو خود ہی پولیس میں نہیں ہوں لیکن مجھے وضاحت کیا جاتا ہے اس بیاد پر کہتا ہوں پوچھتے تھے کہ کہبنت بدار پوچھتی تھی کہ کیا ہو ان لوگوں کے خلاف vigilance تھی ہماری کہ ہر ہم کو پر اپر جگہ مل جاتی تو ایک ان کے اوپر کر سکیں اور گرفتار کر کے قانون کے مطابق کاررواء کی جاتی یہ ہم لوگوں کی اہم اور یہ ہمارا اہم گفتہ تھا بیادی طور پر یہ وہ گروہ ہے جن کی نہ قومی بیک گرواؤ نڈا تی ہے کہ ان کو فری قوی محافظت یا گارڈ مل جائے نہ ان کی اتنی مالی پوزیشن ہے کہ وہ اتنے گھروں کو پال سکیں تھیجا یہ ہوتا ہے کہ ادھر سے گاڑی چوری کی کہ ہر کر کے اس کو بھیج دی ان کو ایک آدمی کو پالنے کے لئے پانچ ہزار روپے سے زیادہ خرچ آتا ہے اس طرح تو سو سو آدمی پالنا کسی کا پانچ لاکھ خرچ ماہانہ کسی کا چار لاکھ کسی کا دس لاکھ خرچ کسی کا ایک لاکھ خرچ ان کا یہ گرواؤ نڈا میں جائے کسی کا بھی اتنے نہ وسائل ہے نہ ان کی اتنی قومی بیک گرواؤ نڈا ہے کہ قوم آکر کے ان کے ساتھ ہو جائے کہ ہم آپ کی حفاظت کرتے ہیں وہ اپنا پیٹ پالنے کے لئے یا گھروں کو پالنے لئے یہ شر میں جو وارد اتیں ہوتی ہیں یا پچھلے دنوں جو بیک گرواؤ نڈا میں آتی رہی ہے کہ فلاں اس جگہ موڑ سا نیکل چوری ہو گئی فلاں یہ جب ان کا ایکشیوٹی کے اوپر ہم نے چیک رکھا تو انہوں نے شاید اکاڈمی آدمی پچھوڑ کر کے یہ موڑ سا نیکل چوری یا کار چوری ہے یہ جا کر کے اس پر گزارہ شروع کر دیا اس سے پہلے ان میں ایسی گروہ بھی ہے جن کے بڑے اسمگنگ میں ہاتھ ہے ان میں ایسے گروہ بھی ہے جو آپ کی زمین ہے اس کے اوپر قبضہ کر لیا کل آپ کو کہ دیا کہ ٹھیک ہے دس لاکھ کی زمین ہے دو لاکھ میں دیتا ہوں آپ بھیجتے ہیں یا نہیں اخراجی مجبور ہو کر کہتے ہیں کہ ہمایہ اس کے ساتھ لز تو ویسے نہیں سکتا ہوں سر کار پولیس روپورٹ نہیں لیتی ہے دوسرے نے اپنی زمینیں جائدیں اس طرح

انہوں نے بھیج دیں ایک ٹھیکنگ اور اس طرح گروہ انہوں نے نشاندہی کی کیبینٹ میں ان کے خلاف ہم نے کارروائی شروع کی جب Land grabing سے یا ہرے ہرے ایکٹوٹیٹیز سے ہم نے ان کو روک لیا تو یہ شرکی طرف رخ کر گئے یہ جو پھوٹ کا انواع ہوا ہے اس میں بھی آپ کہ سکتے ہیں انہی لوگوں کا ہاتھ ہے ڈھنگی میں نہیں کہ سکتا ہوں لیکن انہی لوگوں کی کہیں نہ کہیں سر پرستی ہوتی ہے یا پہنچانے یادو سرے میں یا تیرے میں

### پرنس مو سی جان : پوائنٹ آف آرڈر جناب اپسیکر

جناب اپسیکر : دیکھئے میری بات سنئے جب وزیر صاحب آپ تشریف رکھ دیکھئے آپ تشریف رکھیں جناب

آپ تشریف رکھیں مو سی جان تشریف رکھیں آپ کو میں کہ رہا ہوں بیٹھئے آپ جناب دیکھئے میں عرض کروں جی ایک منٹ دیکھئے میں معزز ارکین سے بات کرنا چاہونگا کہ جب وزیر کوئی جواب دے رہے ہوں یا اول رہے ہیں مربانی کر کے آواب بھی کی ہے اور پارلیمانی روایات بھی یہی ہیں آپ میری بات سنیں آپ بیٹھئے جی آپ بیٹھئے جناب آپ بیٹھئے جناب میں کہتا ہوں آپ میری بات پر کیسے کھڑے ہو گئے میری بات ہو رہی تھی تشریف رکھے آپ بیٹھئے آپ بیٹھئے جناب آپ تشریف رکھئے۔

جعفر خان مندو خیل : میں اسی پر بول رہا تھا کہ ان کی توجہ اس طرف ہو گئی شر میں چھوٹی مولیٰ وارداتیں جو زیادہ ہو گئیں تاکہ حکومت کی توجہ اس طرف لگے وہ کھلے عام کر رہے ہیں جس طرح رحیم صاحب نے کہا کہ آئے ہسپتال میں ملزم کو چھڑانے کی اس کے اوپر میں آؤنگا رحیم صاحب نے کہا کہ اور بھی گروہ ہے جی میں اس کیبینٹ کی اس میٹنگ کی نشاندہی کی بات کر رہا ہوں جو میں کوئی شر کے حوالے سے گروہ کی نشاندہی کی تھی ہمارے کھیجوڑیوں پر ہوئے تھے اسی وقت لکھا گیا وہی لکھا ہو اپاس کیا گیا ہے انتظامیہ کو آپ کی بات صحیح ہے اس کے مساوائے بھی بلوچستان میں ہم لوگوں میں بھی یہ رہیذہ ہے آپ میں بھی بعض لوگ اسی طرح ہو گئے ڈھنگی اس

سے مجھے انکار نہیں ہے لیکن میں اس حوالے سے بات کر رہا ہوں تو اس کے بعد جب ان کے اوپر vigelince کھی گئی دفعہ کچھ چھاپے مارے گئے کچھ انفار میشن بھی ہوا ہمارا نیت ورک بھی اتنا poluted ہو گیا ہے کہ حقیقتاً جب ادھر کوئی ایک پلان کیا جاتا ہے ابھی یہ ہے حکومت کے نواس میں ہے یہ بھی ہم کو پڑتے ہے کہ کون کیا کیا کارروائی کر رہا ہے لیکن جب آپ کوئی پلانگ کرتے ہیں poluted system ہو گیا کہ جس کے پاس آپ کدھر کارروائی کے لئے جاتے ہیں انثیر یہ system ہے جس کے باوجود اس کے پسلے اطلاعات جاتی ہے کہ آج یہ ہونے والا ہے تو اس وجہ سے ہم کو کامیابی نو گوں کے گرفتاری میں نہیں ہوتی میں اس چیز کو مانتا ہوں اس کے باوجود کوشش کی کہ حکومت نے تمام تر کوششیں کیں کہ ہم کو اس میں کامیابی نہیں ہوتی۔ غیر ضروری طور پر جا کر کے جب ان چیزوں میں تھا کہ ہر فلاح جگہ جا کر کے غیر ضروری طور پر چھاپے مار لیا چھوٹا چیز جس کا ہم لوگ کامارگٹ نہیں ہے کسی کا چادر چار دیواری کے وہ لوگ گھر میں بیٹھے ہوئے تھے ان کو گرفتار کر لیا جو ہم لوگوں کے ہارگٹ میں نہیں ہے ذمہ دینا پولیس اس طرح اس دوران غلطیاں بھی ہوئیں جب آپ اختیارات دیتے ہیں اس کے ناجائز فائدے بھی لوگ اٹھاتے ہیں لیکن میں ہارگٹ ہم لوگوں کو کوئی سے دہشت گردی گئی رنگ اور یہ اخواہ برائے تاداں یہ موڑ سا بیکل سچنگ کار سچنگ اس میں گروہ انوال تھے اور جو لوگ ان گروہوں میں پناہ لیتے تھے وہ پسکی ایک یہ وہ ہلکر تھی کھانے یہ خود ہی جمع کرتے تھے اور ادھر جا کر کے رات ادھر گزارتے تھے تو توجہ ہماری وہ تھی لیکن اس دوران پولیس سے کچھ غلطیاں بھی ہوئیں کچھ غیر ضروری جگہوں پر بھی گئے جس کے اوپر انہیں جانا چاہئے تھا ہم نے اندر ولی طور پر اس کا نواس لیا ہے یہ خصوصی طور پر اس ولقے ک لئے آتا ہے جو ان سے ریلیڈ تھا یہ ۲۰ دسمبر کو ریسمانی اور شاہوائی نریب میں ذمہ دینا آیا اس نمبر پر ایں ایں ۲۳۲ اور ایک منی میں تھی ناینگ کے اوپر ان کا جھکڑا آگیا تو وہاں ان کے درمیان فائرنگ ہوئی اس میں ایک ریسمانی مارا گیا اور کچھ ریسمانی زخمی ہوئے کچھ شاہوائی زخمی ہوئے تو دونوں کو ہسپتال میں شفت کیا گیا کچھ آر تو پیدک وارڈ میں تھے کچھ جیل وارڈ میں تھے لازماً جن کا جرم کے ساتھ تعلق نہیں تھا وہ آر تو پیدک میں تھے زخمی ہو گئے تھے جو میں کلپر لیں تھے ان کو

جلیل وارڈ میں شفت کیا گیا اس میں نکم بھی سب لوگوں کے میرے سخت ہیں میرے خیال میں اتنے  
ڈینیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ ۹۸-۲۱ کو سازھے آنھے رات کو تقریباً پچیس  
آدمی آئے ان کے ساتھ کوئی پچھی آدمی اور سنتے آن کلا شکوف

**جناب اپنیکر:** میں عرض کر اچا ہو تو گامعاف کرنا آپ نے بات کرنی ہے انہوں نے بات کی  
ہے ایڈ منبر پر ٹی پر آپ اس کو اپوز کرتے ہیں اگر آپ کہتے ہیں تو اس کو دیکھنے کی حدث کے  
لئے رکھ لیں گے وہاں پر آپ کی ڈینیل آجائے گی اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ مشتمل پر حدث کی  
جائے۔ جی جناب ہائی صاحب

**سعید احمد ہاشمی:** جناب اپنیکر بیادی طور پر تو اس وقت اس حوالے سے میں اپوز کرنا چاہتا  
تھا اس کو کہ لائیں ایڈ آرڈر پر بھی اس دن ہم نے ایگری کیا کہ ہم ذمیث کریں گے تو یہ لائیں ایڈ  
آرڈر کا مسئلہ ہا پچھوئی اس دن اس کا بھی ذکر آئے گا بیادی طور پر تو اگر ہم لائیں ایڈ آرڈر کے دن ہی  
اس کو رکھ لیتے ہیں بہتر تھا لیکن آج ہوم فسٹر صاحب چاربے ہیں کہ اگر ان کی وضاحت سے  
وہ مطمئن ہو جاتے ہیں تو اس معاملے کو ادھر ختم کر دیتے ہیں۔

**جعفر خان مندو خیل:** میں تھوڑی وضاحت کروں گا اس کے بعد اگر آز یہل مجر  
صاحب اس کو لانا چاہیں گے لائیں ایڈ آرڈر کے دن میں اور شاید اس دن میں ہوں بھی نہیں کہ  
اس کی وضاحت کروں کیونکہ میرا پروگرام ہے عمرے پر جانے کا ادھر سے آپ کے لئے دعا  
کریں گے انشاء اللہ

**جناب اپنیکر:** چلنے کہنی یو کریں چلنے بات کریں اپنی۔

**جعفر خان مندو خیل:** تو سازھے آنھے آئے انہوں نے اپنے ساتھی کو زرد سی  
چھڑانے کی کوشش کی جو اس کے گروہ کے آدمی تھے پولیس کو بر وقت پتہ لگا پولیس نے ایک دم  
پولیس اور می آر پی نے ریڈ کیا ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی میں خود ہی اوھر ہی گیا تھا میں نے

دیکھا تھا میں خود ہی ہسپتال گیا میں نے دیکھ لیا

جناب اسپیکر : چلنے جی چلنے کر اس ہالک نہ کریں جی اپنے آپس میں بات نہ کریں

جعفر خان مندو خیل : تو یہ جو پولیس وہاں بھی انہوں نے سر کل کیا ان کو وارنگ دی کہ بھی آپ ہتھیار ڈال دیں گرفتاری دے دیں آرم تھے وہ چھتوں پر چھڑے پوزیشن سنبھالی فارزگ شروع کر دی دو راکٹ بھی داغے ایک وہ کوئی لٹی وارڈ کے ساتھ اس میں لگا سوئی گیس کا انسائیشن خراب کئے ایک مسجد روڈ کے قریب ایک گھر پر گرا اس سے کوئی برا نقصان نہیں ہوا کچھ فارزگ بھی ہوئی جو شریوں نے سنی آپ لوگوں نے سنی ہو گئی مجھے خود اس فارزگ کی آواز تو سنکی نہیں دی میرا گھر سے تھوڑا دو دور تھا پولیس والوں کے ٹیلیفون آئے اتنے میں ایف سی کو بھی کاں کیا گیا کارڈن آف کیا گیا لیکن یہ لوگ جو چھٹ پر چڑھ گئے بخوبی اسی نوے کوئی مریض تھے اور ڈاکٹروز تھے ان کے اندھنس تھے وہ جمع ہو گئے اور ہر ان کو انہوں نے گن پوائنٹ پر لیا اس صورتحال میں پولیس کے لئے برا مشکل ہوا کہ آیا فٹ آف آل ان لوگوں کی جان بچائی جائے جن کو گن پوائنٹ پر لایا گیا ہے جس طرح یہ جور حیم صاحب نے کہا کہن کو ہو میں سینٹر بنا یا گیا وہ نوں سائیڈ سے نہیں اس سائیڈ سے ایف سی کھڑے کئے گئے تو پچ میں پولیس کی کارروائی تھی جس طرح پورا ڈیلیل الیو یکٹ ایکشن تو میں نے خود ہی نہیں دیکھا لیکن ان کی ڈیلیل جو یہ تھے کہ سب سے پہلے انہوں نے ترجیح دی کم سے کم فائز ہو یا کم سے کم وہاں ایک ریٹیلیشن ہوئی لوگ جو پچ میں ہیں یا وارڈوں میں ہیں یا آس پاس جنگ روڈ پر تھے یادوسرے جگہ تھے انہی لوگوں نے مرنا تھا لیکن عین وارڈ میں ایک ہسپتال کے اندر ایک وار تھا اس وجہ سے یہ لوگ مجبوراً اس صورتحال سے کمانڈو ایکشن کرنا پڑا کمانڈو ایکشن میں اس لوگوں کو تو انہوں نے چھڑا لیا لیکن اسی دوران کچھ لوگ اسلیہ پیک کر کے نکل گئے جس میں یہ سر غنہ بھی تھا کچھ لوگوں کو تو آدمیوں کو آن دی اپاٹ اور گرفتار کر لیا گیا میں خود ہی کوئی سازھے گیارہ بجے کے قریب اور گیاتر تمام تفصیلات پیک بھی تھی پر لیں رپورٹر ز بھی بتتے جو انہوں نے مجھے یہ تفصیلات بتا میں اس وقت تک تقریباً گیا معاملہ اس سلسلے

میں لوگوں کو بھاگنے کا موقعہ ملا صرف اس وجہ سے تھا کہ اگر ان کے ساتھ ایک چیخ کیا جاتا فائز کا  
میں سمجھتا ہوں نہ شاید آج یہ پوزیشن نہیں ہوتی کہ ہم نے اتنے آدمی گرفتار بھی کرنے لئے آجھے  
آدمی تقریباً اگر فتار کرنے اور کوئی جانی نقصان بھی نہیں ہوا وہ تو پسلے ہی ہو گیا تھا راکٹ لاپٹر پسلے  
ہی داغے گئے تھے جو پر اپرٹی نقصان ہوا تھا لوگوں کو ہم لوگوں نے اس صورت حال سے پولیس  
نے چالیا تھا ان کے گھر پر پھر رات کو لوگ گئے چھاپے مارا ہے لیکن وہ شاید ایک بھی کرتا ہو کہ اس  
یک بعد میرے گھر پر آکر کے چھاپے ماریں گے اس چھاپے کے دوران وہاں بتایا گیا کہ کوئی  
مورپھے وغیرہ جوتے وہ مسلمان کے ہیں اس کا ایک زخمی اس کے ہمسایہ کے ساتھ گھر کے ساتھ جو  
انہی لوگوں نے محلے والوں نے بتایا کہ بھی فلاں گھر میں جوز خمی وہ لوگ لائے تھے ہسپتال سے وہ  
فلاں گھر میں ہے اس کے ساتھ ہی وہ آدمی بھی پکڑے گئے جو اسی کے سر تھا اس ان کا اونٹر مل  
فرار ہو گئے تھے یا نکل گئے تھے تین آدمی وہ بھی پکڑے گئے ایک زخمی پکڑا گیا اس چھاپے میں اور  
اسلحہ کچھ پکڑا گیا ادھر ہی سے اس کی تفصیل تھی اس میں مجھے یہ رات کی کارروائی تو پتہ لگی اسی وقت  
میں خود ہی ادھر ہسپتال گیا جو چھاپہ ہوا ہے یا اس کے مورپھے مسلمان کے یاد و سر اس کے اگلے دن  
دوپھر کو مجھے پتہ لگا کہ یہ کارروائی انہوں نے اس طرح کی ہے یہ تفصیلات تھیں میں سمجھتا ہوں  
پولیس اس حالت میں اس سے بہتر جو ہے میں خود ادھر گیا تھا کہ اتنے بڑے اس میں ایک آدمی کو  
شاید ہم گرفتار بھی کر لیتے یا مار بھی لیتے لیکن اس کے بد لے سو سو لین یا ڈاکٹر زیامر یعنی یا تیاردار اگر  
مارے جاتے وہ آج یہ حالت نہیں ہوتی کسی کو گرفتار کرنا ہو دیے بھی بہت سے لوگ مفروضہ ہیں  
گئے ہوئے ہیں پولیس جس وقت بھی چاہے یا حکومت جس وقت بھی چاہے ان کو وارنڈر قرار دے  
کر جب بھی ہاتھ آ جاتا ہے یہ پکڑے جاتے جاتے ہیں یا جائے جاتے ہیں دوسرے بھی پھر ہے ہیں ہم  
لوگوں کو کوئی اتنا اس کا دکھ نہیں لیکن یہ خدا کا فضل تھا کہ اس نا عملی انڑو بیٹھن سے فوری فٹ ہام  
انڑو بیٹھن ہوئے ہیں اس ہسپتال کو کئی دفعہ یہ غال ہمایا گیا دوسرا ایک آگیا ہے لوگوں سے کچھ کیا گیا  
ہے انڑو بیٹھن نہیں ہوئے لیکن پولیس نے نا عملی انڑو بیٹھن جو کی یہ فٹ نام ہے جنابس کی اپری  
شہت کریں گے کہ پدرہ سے میں منٹ کے نام میں آپ کے فور سزا ایسیں پہنچی ادھر لی آرپی

پہنچی اس کے بعد تقریباً گھنٹے کے اندر ہی ایف سی بھی پہنچی کوشش حکومت کی تھی بھر پور کہ بھی ان لوگوں کو چتنا گرفتار کر سکیں ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی جس میں فائیلی تیر آدمی گرفتار کئے۔ تیر آدمی اور بغیر کسی کوہٹ کے بغیر کسی کوز خمی کئے اور کافی ہائی ولی ایکو نیشن ان کے ہاتھ بھی آیا ہے یہ تھی لائن اینڈ آرڈر کے لئے جو حد کی گئی ہے اور واہر جو تفصیلی جواب تھا میرے نزدیک وہ میں نے پروائیڈ کر دیا

### جناب اسپلیکر : شکریہ بھی بڑی سربانی وجہا ب عبد الرحمن مندو خیل

عبد الرحمن خان مندو خیل : جناب والا ہماری یہ رکویسٹ ہے کہ اس کو ایڈ مٹ کر کے اس کے لئے کوتی دن رکھا جائے اس میں بھیجی اتنی اجازت دی جائے کہ ہمارے آزٹبل مشر جعفر صاحب کہہ رہے کہ ہمیں اس دن نہیں ہوں گا اس لئے یہ جوانوں نے پوائنٹ اٹھائے ہیں ان کے متعلق عرض کر دوں گا

جناب اسپلیکر : نہیں جواب نہیں دینا عبد الرحمن خان ہم نے قواعد کو محفوظ رکھنا ہے بات آپ نے پیش کردی تحریک پیش کردی اس کے ایڈ میریل ہونے کے لئے دلائل دے دیے جواب ہو گیا حد کی بات تو بعد میں آئے گی اب سوال جواب نہیں ہو سکتا یہ بعد کی باتیں ہیں میری گزارش ہے کہ وزیر داخلہ صاحب نے بہتر فرمایا چونکہ اس ہاؤس نے اس سے قبل از خود ریزیز ری پیپر والوں نے بھی کما تھا کہ آپ ایک مکمل دن لاءِ اینڈ آرڈر کے لئے اور حد کے لئے رکھئے تو جس پر ہاؤس کی کشیں دیکھ کر ہم نے ایک دن رکھ دیا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اس تحریک کو پر لیں نہ فرمائیں اب توبات صرف اتنی ہے کہ اس کو ایڈ مٹ کیا جائے یا نہیں

عبد الرحمن خان مندو خیل : جناب وزیر داخلہ صاحب نے دو تین پوائنٹ اٹھائے ہیں چونکہ وہ اس دن نہیں ہو گے جواب ہمیں مل جائے

ملک محمد سرور خان کا کڑ : کیا جناب متعلقہ ممبر اس وزیر صاحب کے جواب سے

مطمئن نہیں ہے ابھی تک حث ہوئی اور یہ ان آرڈر نہیں ہے مر یہے خیال میں اس کا جواب مل گیا  
ہے اب ان کو پر لیں نہیں کرنا چاہئے اس کو ایڈمٹ کرنا

جناب اسپیکر : کہ ربہ ہی مطمئن نہیں ہیں

پرسوسی جان : نہیں جناب اسے سے کوئی مطمئن نہیں ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب وزیر صاحب کے جواب سے کوئی مطمئن نہیں  
ہے یہ بات صحیح ہے

جناب اسپیکر : آپ پتھر آپ اس کے محکم نہیں ہیں آپ پتھر

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اس کو ایڈمٹ کر دیں اس کے بعد مجھے اگر جواب  
کا موقع دینا ہے وزیر صاحب جو پوچھ اٹھائے گئے تو دینا ہوا تو وہ جواب دے دیں پھر آپ کی  
مرضی

بسم اللہ خان کا کثر : پوچھ آف آف آرڈر جناب یہ حث اس دن رکھی جائے گی جب مقرر  
صاحب واپس آگئے ہوں گے میں آپ کو اس وقت صرف یہ یاد دلار ہوں کہ لاست دن رکھی  
جائے گی جس دن ہمارے مقرر صاحب آجائیں گے

پرسوسی جان : جناب وہ محکم نہیں ہیں کیسے بول رہے ہیں

جناب اسپیکر : یہ فیصلہ کرنا میرا کام ہے آپ کا نہیں ہے اور اس تحریک کو میں کسی دن  
رکھوں گا عبدالرحیم خان اور مصطفیٰ خان آپ میری گزارش سن لیں میں کہتا ہوں نہ پوچھوں

عبدالرحیم خان مندوخیل : پوچھ لیں ہمارے ہاؤس کا کیس ہے اس کو ایڈمٹ  
کر کے اس دن کے لئے رکھا جائے میں یہ ہاؤس سے رکوئیست کروں گا کہ وہ اس کو منظور کر لیں

ملک محمد سرور خان کا کڑا : جناب اب بھی وقت ہے اگر ہاؤس چاہے تو اس کے لئے اچھا وقت ہے اس پر آپ مزید نائم دیں اور رمضان شریف ہے اگر ایک تحریک التواء آپ نے مظہروں کر لیا ہے اس پر تو کافی حث ہو گئی ہے حث نہ کریں۔

جناب اسپلیکر : تشریف رکھیں پہنچن جہاشی صاحب

سعید احمد ہاشمی : میری گزارش ہے کہ آپ تولاء اینڈ آرڈر پر ہر روز تحریک التواء لاتے رہیں اور یہ ہاؤس اس کو ایڈ مٹ کرتا جائے تولاء اینڈ آرڈر پر حث آخری دن رکھنے کی کیا ضرورت ہے

جناب اسپلیکر : صحیح ہے

پرنس موسیٰ جان : پھرے ہیں جو اس میں دو گھنٹے پورے ہو جائیں گے

سعید احمد ہاشمی : پھرے آپ کے ہتھے ہوئے ہیں ہمارے نبی ہیں میں رول کا حوالہ دینا چاہتا ہوں انہی سپیٹ نہ کریں

ملک محمد سرور خان کا کڑا : جناب پسلے کہا گیا کہ بلڈوزر نے کام بلڈوز کیا ہے حالانکہ ان کو پتہ نہیں ہے کہ جن لوگوں نے سول ہسپتال پر حملہ کیا ہے اور اتنا مریضوں کو لور شریوں کو پریشان کیا اس کے سامنے اس کا کوئی قدر نہیں ہے لیکن اس آدمی کا قدر ہے جس نے انتیاد نیا کو پریشان کیا ہے پھر بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ لوگ پریشان ہیں یہ آپ نے قصد کر لیا ہے۔

پرنس موسیٰ جان : آپ کے گھر پر تو نہیں کیا ہے میں بھی کہون گا زیادتی کی بات ہے گناہ اس نے کیا آپ اس کو بلڈوز کرتے ہیں کل آپ گناہ کرتے یہیں آپ کے یہی بلڈوز کریں

عبد الرحمن خان مندو خیل : جناب والا ہم ہاشمی صاحب سے بھی روکیسٹ کریں

گے کہ اس میں کوئی پیش اس ہوالے سے نہیں ہے یہ ایک مکمل معاملہ ہے اور خصوصی محض طلب معاملہ ہے

ملک محمد سرور خان کا کڑا : ہاؤس میں پیش ہو گیا محض ہو گئی اگر مزید ممبر مذکور اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں تو یہیں کس نے آپ کو رکا ہے آپ ولیں  
سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : دیسے ہی منظور ہے آپ خواہ مخواہ اس کے لئے وقت  
ضائع کر رہے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین : جناب اگر اس وقت آپ محض کے لئے منظور کرتے ہیں تو  
ہم تیار ہیں

جناب اسپیکر : جو صاحبان اس تحریک کے حق میں ہیں کہ اس پر محض دو گھنٹے کی ہو گئی  
کھڑے ہو جائیں اپنے سینئوں پر آئندھ کا ممبر دہونا ضروری ہے بات واضح ہو گئی اس کو دو گھنٹے کی  
محض کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر : مولانا امیر زمان صاحب کیا آپ لوگ آج زیرِ آور چاہتے ہیں  
شیخ جعفر خان مندو خیل : جناب والا میں نے ذیڑھ بچے ایک مینگ رکھی ہوئی ہے  
تمام کشر کوڑی آئی تھی کو اور آئی تھی کو بلایا ہے میں نے جو وضاحت کرنی تھی کری اور اگر جس دن  
لاع اینڈ آرڈر ہو اس دن رکھیں تو بہتر ہو گا

پرنس موسیٰ جان : جناب اتنے اہم معاملہ پر یہاں محض ہو رہی ہے اور وزیر صاحب کو  
مینگ کی پڑی ہے کشر آدھے سے زیادہ نہیں آئے ہوئے جناب یہ زیادہ اہم ہے جناب والا  
جناب اسپیکر : ایک قرارداد بھی ہے زیرِ آور سپرد کریں؟

**ملک محمد سرور خان کا کڑ:** جناب آپ زیر و آور کس قaudے سے تحت لاتے ہیں کوئی  
قاude ہے آپ اس بیلی کے قaudے میں ترمیم کریں

**پرنس موسیٰ جان:** جناب خان صاحب کو روزے نے پکڑا ہے وہ نہیں بجھ رہے ہیں  
میں زیر و آور کے لئے آدھ گھنٹہ دیتا ہوں کس نے بولنا ہے چلنے ہو لئے۔

**محمد سرور خان کا کڑ:** جناب اس پیکر پرانٹ آف آرڈر آپ زیر و آور کس اس بیلی کے  
قاude کے مطابق کرتے ہیں یعنی کوئی قaudہ ہے اس بیلی کا کوئی روایات ہے

**جناب اسپیکر:** آپ تشریف رکھیں سرور خان آپ نہیں

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** ہماری اپنے کئی روایات ہے

**پرنس موسیٰ جان:** جناب خان صاحب کو اب تک پتہ نہیں ہے یہ جناب با قaudہ اس بیلی  
سے پاس ہوا

شور

**پرنس موسیٰ جان:** جناب خان صاحب کو روزے نے پکڑا ہے میرے خیال میں نہیں  
بجھ رہا ہے

شور

**سرور خان کا کڑ:** ضرورت کیا ہے جی کبھی زیر و آور ہے خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہا ہے آپ  
مجھے بتائیں

**جناب اسپیکر:** چلے جی آپ تشریف رکھی جیں تشریف رکھیں جی میں پدرہ منٹ دیتا  
ہوں آپ کو زیر و آور کے لئے چلیں اسم اللہ کریں کون بولتا ہے بولئے کس نے بولنا ہے

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والاہمارے صوبے میں

ملک محمد سرور خان کا کثر : اگر آپ نے ہاؤس کو چلا ہے تو اس پر کوچائے کہ وہ پاریمانی  
منشی سے خمنی

جناب اسپیکر : اسی میں will not allow you to speak in a such way :

کیا تھا سارا ہاؤس consensus سے

شور

جناب اسپیکر : I will not allow you this is no point of order :

چلیں جی شروع کریں please I disallow this point of order

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والاہمارے صوبے میں

شیخ جعفر خان مندو خیل : جناب اسپیکر پاریمانی وزیر کا مواد سے یا ہم لوگ وزارت ہی  
ختم کر دے اگر آپ کسی کی بات نہیں سنتے ہیں

جناب اسپیکر : میں نے سن میں بھائی میں نے سن لی

شیخ جعفر خان مندو خیل : ہم بیٹھیں گے نہیں اسمبلی پر یہ میں میں چلے جائیں گے تھیک  
ہے روکوڑ کر رہے ہیں آپ کس روک کے تھتی یدے رہے ہیں اگر آپ کسی کی بات نہیں  
سنتے ہی بھارے اسمبلی میں بیٹھنے کا فائدہ کیا ہے پاریمانی وزیر ہوں آپ میری بات نہیں سنتے آپ  
کو کوئی کہہ دے تو اس کے اوپر ہاؤس شروع کر دیتے ہو یہ اسمبلیاں اس طرح نہیں چلتی ہیں آپ  
کو ہم لوگوں نے اسپیکر اپوزیشن سے منتخب کیا ہے

جناب اسپیکر : اسی ہاؤس کی consensus ہوئی تھی

**شیخ جعفر خان مندو خیل** : لیکن متحده اپوزیشن سے کیا ہے ہمارے پارلیمنٹی افسوس کا بات سننا ہو گا جو آپ کو وہ قائمی وضاحت کریں گے یہ غصہ کا وجود اس طریقہ ہے کہ وہ آپ کو است کریں

ملک سرور خان کا کثر : جناب اسپیکر قاعدے میں کچھ بھی نہیں ہے آپ کہتے ہیں کہ زیر و آور زیر و آور کیا ہوتا ہے یا تحریک التواء فحتم کر کے زیر و آور کو شروع کریں

**جناب اسپیکر** : آپ تینھیں تشریف رکھیں سرور خان

**عبدالرحیم خان مندو خیل** : جناب اسپیکر اگر وزیر صاحب کو اجازت دیتا ہے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ اپنے آر گو منٹ کریں کوئی مسئلہ نہیں ہے زیر و آور اس اسمبلی نے رکھا ہے اور تمام دنیا کے اسمبلیوں میں ہوتا ہے

**جناب اسپیکر** : خود سب کے consensus سے ہوا ہے عبدالرحیم خان-  
Consensus سے ہوا ہے

**عبدالرحیم خان مندو خیل** : ہاں پڑھے consensus سے ہوا ہے

**جناب اسپیکر** : ایسا نہیں ہوا ہے

**ملک محمد سرور خان کا کثر** : جناب کوئی consensus نہیں ہوا ہے کوئی اسمبلی میں قرارداد یہ پیش ہوئی ہے کہ consensus ہوا ہے تو قرارداد آپ بتائیں کہ اسمبلی کی consensus زیر و آور ہوا ہے آپ مردانی کریں پھر پیش کریں

**جناب اسپیکر** : ہاں ہمارے پاس کارروائے ہے

**ملک سرور خان کا کڑ :** جناب اپنیکر ایسا نہیں ہے اس طرف جو ہے اکثریت ہے آپ اس کو نام نہیں دیتے ہو ایک دو آدمیوں کو آپ اہمیت دیتے ہو آپ ان کو اہمیت نہ دے اس بھلی کو قاعدے قواعد کے مطابق چلایا جائے جو آدمی کھڑا ہو جائے کہ زیر و آور ہے جو آدمی کھڑا ہو جائے کہ تحریک التواہ ہے جو آدمی کھڑا ہو جائے اور دو گھنٹے ہٹ کرے یہ کہی اس بھلی ہے اگر یہ اس بھلی ہے تو اس بھلی کو آپ قاعدے اور قائد کے مطابق چلاو اگر کوئی مسئلہ ہے تو زیر و آور میں کی ہے ابھی آپ کے تحریک التواہ سارے منظور کر لئے

شور

**جناب اپنیکر :** تشریف رکھی جی مریبانی

**ملک محمد سرور خان کا کڑ :** نہیں اپنیکر صاحب تشریف رکھنے سے بات تو نہیں  
ب ۔ ق یہ آپ خواہ خواہ ہماری مجبوری سے فائدہ اٹھا رہے ہو

**جناب اپنیکر :** نہیں قواعد کے مطابق اگر آپ کو بے شک ایسے بولنا ہے بولتے رہیے آپ  
تشریف رکھیں جی

**پرنس موسیٰ جان :** سننے جی آپ کیف نہ رہا میں بیٹھ جائیں

**شیخ جعفر خان مندو خیل :** جناب اپنیکر آپ ہاؤس میں رائے شداری کروالیں زیر و آور  
وہ چاہتے ہیں یا نہیں چاہتے آپ کیوں ہر چیز پر امپوز کرتے ہیں صحیح ہے

شور

**ملک محمد سرور خان کا کڑ :** جناب اپنیکر پوچھت آف آرڈر پچھلے دنوں ایک جلوس آیا وہ  
سرک پر کھڑا تھا آپ نے ہماری اس بھلی کے تین مشرودوں کو اس بھلی کی کارروائی روک کر آپ ان کے  
پاس گئے یہ کون سا قاعدہ ہے

جناب اپسیکر : دیکھئے جی خدا کے واسطے مریانی ہو گی آپ بیٹھی بیٹھی آپ کیا کر رہے ہیں

شور

ملک محمد سرور خان کا کڑ : ایک بیزیر سرک پر کھڑا ہے اس کو آپ لوگ مطمئن کریں آپ کو جانبدار نہیں رہنا چاہئے آپ مریانی کریں غیر جانبدار ہیں کیونکہ اپسیکر کو غیر جانبدار رہنا چاہئے آپ ایک اچھا اپسیکر غیر جانبدار ہو۔

پرسوس موکی جان : جناب اپسیکر آپ اپنے اختیارات استعمال کریں

جناب اپسیکر : مجھے اپنے اختیارات کا پتہ ہے آپ تشریف رکھیں

ملک محمد سرور خان : ہمیں بھی پتہ ہے آپ کے اختیار کا ایسے نہیں ہے کہ لوگ سرک کے اوپر کھڑے رہیں آپ کہتے ہیں کہ جاؤ اس کو مطمئن کرو یہ کوئی اسمبلی کے قاعدے قواعدے میں نہیں ہے

جناب اپسیکر : بیٹھی بیٹھی تشریف رکھیں جی مولانا صاحب

مولانا اللہ داد خیر خواہ : جناب اپسیکر صاحب

سر اور مصطفیٰ خان ترین : جناب اپسیکر انہوں نے پوانت رکھ دیا ہے

شور

ملک محمد سرور خان کا کڑ : جناب اپسیکر آپ ہاؤس سے پوچھیں کہ یہ زیر و آور مانگے ہیں نہیں مانگتے

شور

جناب اپنیکر : جی مولانا صاحب پوائنٹ آف آرڈر خیر خواہ صاحب آپ ہیں

مولانا اللہ داد خیر خواہ : جناب اپنیکر صاحب آپ اسمبلی کے سربراہ ہیں آپ اس وقت صدارت فرم رہا ہے ہم آپ سے یہ موقع رکھتے ہیں جو قانون چاہتا ہوا کی کے مطابق کاررواء چالائی جائے اب خان صاحب وزیر پارلیمنٹی امور اور اس سے ساتھ قانون کا وزیر بھی ہے اور ایک نیک مشورہ آپ کو دے رہا ہے کہ اس سلسلے میں آپ رائے شدید کریں اگر اس کو بھی آپ نہیں مانتے میر محمد عاصم کرد : جناب اپنیکر پوائنٹ آف آرڈر جناب یہ زیر و آور کے تجویز بھی جو لیڈر آف ہاؤس جان محمد جمالی سے اختر جان کے وقت میں تجویز دیا تھا اور سارے اسمبلی نے اسے قبول کیا تھا اس پر انھی آپ کیسے رائے شماری کر سکتے ہیں

جناب اپنیکر : بیٹھی جی آپ تشریف رکھیں میری بات سنیں اگر ہاؤس کی consent<sup>sus</sup> نہ ہے تو آپ باقاعدہ اگلے اس میں motion move کیجئے گا میں ہاؤس کی رائے under move کر دے باقاعدہ move کر دے it will put to the house if the house move کچھ بھی نہیں ہے ہاؤس نے پہلی کہ بھی دیا تھا اگر نہیں کہتا کیا فرق پڑتا ہے جی جناب چلے آپ عبدالرحیم خان مندو خیل : عرض یہ ہے کہ جناب یہ زیر و آور پر زیادہ ہائیکم نہیں لیں گے لیکن وہ آپ کی بات ہے کہ زیر و آور بالکل متفقہ طور پر ہوا تھا اور اس وقت مسلم یگ اپوزیشن میں تھی اب اقتدار میں آگئے اب یہ رکویسٹ کر رہے ہیں یہ صورت آپس کی رو وغیرہ تھیک ہے اب ہماری رکویسٹ ہے کہ ہمارے صوبے میں جناب والا ایک عمل شروع ہے گورنمنٹ میں کرپشن اس حد تک پھیل گئی ہے کہ اب گورنمنٹ کے ذیپار گورنمنٹ میں پہلے تو سرو مز پاہندی تھی اب سرو مز پاہندی اخراجی تھی ہے لیکن اب سرو مز جو ہے ایسا ہے کہ جس محلے میں جو شخص جہاں بیٹھا ہوا ہے اس کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہا ہے بے ادنیٰ معاف جناب

والا ابھی آپ کا کیس تھا تعلیم کا جائز ناجائز لیکن سب ہاؤس اس پر متفق ہو گیا کہ یہ جو اس میں  
لپکھنے ہوئے تھے وہ اپس with draw ہو جائیں اس طرح ایک سوپاچی یا کتنے انجینئرز کے  
پوسٹ چریڑیت ہوئے اور اس کے لئے گورنمنٹ نے ایک کمیٹی بنائی اب اس کمیٹی بھیں رصف  
ایک بات ہو گی یہ افسوس کی بات ہے کہ امانت جو ہم گورنمنٹ کو دیتے ہیں اس میں جب کبھی  
ایسے خیانت کریں گے تو آخر عوام کماں جائیں اس لئے یہ انجینئرز کے پوسٹ ابھی پھر تقسیم  
ہونگے یہ جو کمیٹی ہے اس پر کوئی اختیار نہیں کیا جاسکتا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کو پہلک سروس کمیشن  
میں دیا جائے اور لوگ وہاں لوپن میراث پر مقابلہ کریں انصاف ہو اور اس طرح اگر بندربانٹ ہو تو  
یہ بڑا نقصان دہ عمل ہے اس لئے یہ ہماری روکنیست ہے کہ گورنمنٹ اس کا فیصلہ کرے کہ یہ  
پہلک سروس کمیشن کو دیا جائے ایک یہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ یہاں زک اڈ جو ہے ہزار گنجی کا  
اس میں جتنے ہزاروں پلاٹ اس میں ایک اشیج پرسات سو پانوں کی قرعد اندازی ہوئی لیکن اس  
قرعد اندازی میں جو طریقہ اختیار کیا اس میں جو لوگ درخواست گزار تھے وہ بارہ ہزار تھے سات سو  
پلاٹ اس بارہ ہزار درخواست گزار میں ایک اشیج ایسا بھی آتا ایک سو ستر قرعد اندازی میں نکل آئے  
بارہ ہزار نام میں ایک سو ستر پلاٹ

**ملک محمد سرور خان کا کثر:** اس معاملہ پر کئی دفعہ محض ہو گئی ہے اور مندو خیل صاحب  
اس سبھی میں تشریف نہیں رکھتے ہیں اس دن اس پر محض مباحثہ ہوا تھا اور اس کو اب مندو خیل  
صاحب وبارہ اس سبھی میں لارہے ہیں اور یہ اس سبھی میں زیر و آور اس لئے نہیں ہے کہ جو بھی ہیان  
وہ یہاں دینا چاہیں دیں اگر کوئی بات ہے تو تحریری اس سبھی کے نوش میں لا کیں

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** اس پر نہیں آیا بغیر قواعد کے ابھی پختہ پلاٹ بغیر کسی  
طریقے کے کسی اصول کے تقسیم کے گے چھترپلاٹ توجہ باتی کا کیا ہو گا یہ ایسا طریقہ ہے اور  
ہم سمجھتے ہیں کہ یہ صوبہ عوام کا ہے اس میں جو بھی حقوق ہونگے وہ قaud کے مطابق  
سب کے ہیں ایسا نہیں ہے جو کسی عمدے پر بیٹھا اور وہ اس کا بندربانٹ کرے گا ایسی کوئی بات

ہبہ ہے اس لئے ہم حکومت سے مطالبه کرتے ہیں کہ اس کو پر اپر طریقے سے اور انگریزی میں  
جو کہتے ہیں ژانپیرٹ طریقے سے اپنے بارہ ہزار دہان سے درخواست دہنگان ہیں سب کے  
سامنے ژانپیر بنت جو طریقہ ہے اس کے مطالعہ بتایا جائے۔

**جناب اسپلیکر :** نہیں جی آپ نے دو منکے پیش کردیے ایک وقت میں ایک آدمی منکہ پیش  
کرے آپ تشریف رکھیں۔

**جناب اسپلیکر :** سردار غلام مصطفیٰ خان ترین صاحب

**سردار غلام مصطفیٰ ترین :** جناب والا جیسا کہ آپ نے کہا کہ زیر و آور کا آخری نام ہو  
کیونکہ گورنمنٹ اور مسلم جلیگ والے بہت غصے میں ہیں کیونکہ گورنمنٹ کے خلاف جو کام  
ہو رہا ہے وہ ہم اس قلوپر کرتے ہیں ان لوگوں خورا نہیں مانا جا ہے اگر یہ بعد کریں گے تو ہم مجھوں  
ہو کر مزک پر نکلیں گے ان کو ہم کھلا چھٹی نہیں دے سکیں گے جناب بات یہ ہے کہ اصل میں  
یہ لوگ کیون گھبرائے ہوئے ہیں جناب والا ایک پوائنٹ سینکڑو زیر سے خاص کر عرض کروں گا  
وہ میری بات ذرا نہیں کیونکہ پھر اس کا جواب ہمیں انہوں نے دینا ہو گا میں ایک پوائنٹ قلوپر  
لانا چاہتا ہوں جناب والا بھی سننے میں آیا ہے کہ  
شورما نیک ہد

**جناب اسپلیکر :** وہ سن رہے ہی وہ جواب دے دیں گے

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین :** جناب یہاں ایک آفسر ہے اس کا ہم ہم یہاں نہیں  
لیتے ہیں جس کو اسی ایکڑ پچھلی حکومت کے دورانِ الاث ہو چکا ہے اب سننے میں آ رہا ہے کہ اس کا  
چار کروڑ کا سودا ہو چکا ہے اسی ایکڑ کا پلاٹ واپس اس کو دیا جا رہا ہے ہم اس ایکڑ پر گورنمنٹ  
والے اگر یقین دہانی کرائیں کہ اسی ایکڑ جو زمین ہے واپس اس کو نہیں دیا جائے گا اور جو بھی قانونی  
طریقہ ہے عوام کو دیا جائے تو نہیک ہے اسی طرح جناب والا پالاؤں کے سلسلے میں مسلم لیگ کی

حکومت نے ہر دھڑکیا ہوا ہے تو تھیک ہے اسی طرح جناب والا پلاؤں کے سلسلے میں مسلم لیگ کی حکومت نے ہر دھڑکیا ہوا ہے اپنی مرضی سے ہم ان کو اس فلور پر رکھتے ہیں کہ آپ لوگ سید ہے ہو جائیں نہیں تو یہ عوام آپ کو گلے سے پکڑیں گے روڑ پر آپ کو پکڑیں گے آپ اس طرح نہیں سمجھیں کہ ہم نے وزارت کی کرسی لے کر ہم کو کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہے آپ کو بے چارہ سے ہم یخچے گرائیں گے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ:** جناب ہمارے سردار صاحب نے پہلی میر پاشی میں بخت پلاٹ خود پہنچی ہیں تو اس کو کوئی نہیں پکڑا ہے

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب آپ کو کیوں غصہ آرہا ہے آپ نے چار کروز کا سودا کیا ہے آپ نے کیا ہے اسی ایکڑ کے عوض جناب میں حکومت سے کھتا ہوں یہ حکومت کی زمین ہے یا عوام کی زمین ہے کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے تھخل حکومت نے اس کو کینسل کیا ہے اور اب اس کا چار کروڑ روپے میں سودا ہو چکا ہے اور پھر اس کو واپس الات کر رہے ہیں جناب والا ہم چاہتے ہیں سینٹر مشریمال بیٹھے ہوئے ہیں ہمارا مطلب ان سے یہ تھا کہ آپ نے ہمیں جواب دینا ہے ہمیں اس چیز کے متعلق مطمئن کرنا ہے کہ واقعی جو کینسل ہو چکے ہیں وہ پھر لوگوں کو تو نہیں دل گے یہ ہے جناب والا ہمارا مسئلہ

**جناب اپنیکر:** شکر یہ جناب پھیلی صاحب

**میر محمد اسلام پچھی:** شکر یہ جناب اپنیکر صاحب یہ پچھلے دنوں جب مکران میں فلڈ ہوا تھا تو اس سلسلے میں وہاں فلڈ کے کئے جتنے رقومات وزیر اعظم نے دئے تھے صدر صاحب نے دئے تھے یا صوبائی حکومت نے دئے تھے جب یہ پنجھیل حکومت تبدیل ہوئی تو یہاں قائد ایوان نے اس ایوان میں کہا تھا کہ اس کی انکوئری کی جائیے کہ اس فلڈ کی رقومات میں جتنے خود برد ہوئے ہیں ان پر انکو ازری اس کے متعلق اس فلور پر کہا جیسا لیکن عملی طور پر کوئی انکو ازری نہیں ہے اور اس کے

بارے میں کوئی انکشافات نہیں ہوئے کہ کس نے خرد برداری اور باقی جور قومات پر تھے چاہئے تو یہ تھا جو وہاں متاثر ہنہوئے تھے ان کو ملنا چاہئے تھے ان کی وجہ متعلقہ بحث وہاں کے مجرم صاحبان ہیں انہوں نے اس کو آپس میں بعد ربانٹ کر کے سیاسی صورت حال میں وہ اس کو تلقین کر رہے ہیں اور متاثرین کو یہ رقومات نہیں مل رہے ہیں تو میں حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ وہ انکو یہی کام کیا ہو اور یہ رقومات کس طرح تقسیم ہو رہی ہیں =

### جناب اسپلیکر : شکریہ میر ظہور حسین خان کھوسہ

میر ظہور حسین خان کھوسہ : شکریہ جناب والا نام تو چل رہا تھا زیر آور کا = میں اس کی حمایت اس طرح کرتا ہیں کہ زیر و آور اس کے ضروری ہے کہ کبھی تحریک التوا پر کوئی مسئلہ میں لایا جاسکتا ہے تو زیر و آور پربات کی جاسکتی یہ وہ مرکزی معاملات ہوں یا میر جنپی کی کوئی صورت حال ہو تو یہ ضروری ہے

شیخ جعفر خان مندو خیل : میں ظہور صاحب سے پوچھوں گا جب وہ اسپلیکر تھے تو انہوں نے اس کی کیوں رائج نہیں کیا تھا

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب یہ اس وقت کسی نے پوچھیت آؤٹ نہیں کیا تھا جسکے اس وقت کے ہمارے حکمران جو اس وقت اپوزیشن میں تھے انہوں نے لایا ہے اس کو برقرار کھا جائے تو میں اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں یہ گوش گزار کروں گا کہ حال میں وزیر اعظم صاحب نے گرین ہزار ٹریکٹر بلو چستان کو دینے کا اعصان کیا تھا قلعہ اندازی کے زریعے اس کا طریقہ کاریہ تھا کہ اڑھائی سور و پے اکی درخواست کے ساتھ جمع کرائیں گے اب کاشت کار جس کے پاس پچیس ایکڑیا چند رہ ایکڑ زمین ہو گا یا ان اپنی پچاس ایکڑ زمین ہو گا وہ اس میں حصہ لے سکے گا لیکن حکومت بلو چستان نے یہ بھی رکھ دیا ہے کہ ہر زمیندار نے ایک درخواست کے ساتھ پچیس ہزار روپے بھی جمع کرانے ہیں میرے ضلع جو فراہمیں یہ ہو رہا ہے مجھے دوسرے اضلاع کا

زیادہ علم نہیں ہے تو یہ پاسکسٹ شامل ہیں یہ اس طریقہ ہے کہ کسی کو حصہ نہ دینے کے مترادف ہے باقی کچھ نہیں ہے اور غریب آدمی پ، پچیس ہزار روپے کمال سے لائے گا اور کمال سے وہ اس قروہ اندازی میں شریک ہو گا جبکہ اس کا آخری تاریخ اتحائیں ہی اور یہ زرعی بندک کی پالیسی بھی نہیں ہے اور کوئی غریب آدمی کمیں سے پچیس ہزار روپے جمع کر لینا ہے اور لے جاتا ہے تو زرعی بندک والے نہیں لیتے ہیں اور ڈی سی صاحب کرتا ہے آپ جا کر اس کو زرعی بندک میں جمع کر دیں اور اپنے پاس بھی جمع نہیں کرتے ہیں وہاں پر یہ مسئلے ہیں جبکہ اتحائیں تاریخ اس کی آخری تاریخ ہے اور چار دن کے بعد اس کی قرعداندازی ہونا ہے اس کی وضاحت سینیر خشن صاحب کریں تاکہ یہ پچیس ہزار روپے لاگو ہیں یا نہیں اور اس سلسلے میں عرض کر رہا ہوں کہ ڈیرہ مراد جمالی کے زرعی بندک برائج میں جو ہے وہ فارم بھی نہیں دے رہے ہیں لوگوں کو کوئی آدمی کرتا ہے آپ لکھ کر دیں اور اس گرین تریکٹر کے لئے پروفار مدد ہوتا ہے جو ڈھانی سع روپے میں ملتا ہے وہ زردوی بندک کے میگر ان لوگوں کو پروفار نگ بھی نہیں دے رہا ہے جب اس کو کہتے ہیں کہ آپ ہمیں لکھ کر دیں تو اس صورت میں پھر مجبور ہو کر دینا چاہیے اس کا مطلب ہے کہ عام لوگوں کو یہ نہیں مل رہا ہے اور عام لوگوں کو اس قرعداندازی میں شامل نہیں کرنا چاہتے ہیں تاکہ مخصوص لوگوں کو دیا جائے دوسری بات گرین میٹر کے متعلق تیری آباد اور جفت آباد چھترنی صد آب پاشی کا علاقہ ہے وہاں پر کوئی کم رکھا گیا ہے زمینداری اور کاشکاری اس علاقے میں ہے میں چاہوں گا کہ وہاں پر کوئی زیادہ بڑھایا جائے تو یہ میری گزارش ہے

جناب اسپیکر : شکریہ جنی پرنس موسی جان

پرنس موسی جان : شکریہ جنی نسم اللہ الرحمن الرحيم

جناب والا زیر اور کافائدہ اتحائے ہوئے میرا فکر یہ ہے کہ بلوچستان میں یا پورے پاکستان میں جو واپسی کو اختیارات دئے گئے ہیں کہ آرمی جس کو اس نے بنایا گیا تھا کہ وہ ہماری سرحدوں کی حفاظت کرے تو جناب بربے افسوس سے کہا پڑتا ہے تو میں اپنے فوجی بھائیوں سے گزارش

